11 DEC 1986
Ahmadiyya Markazi Library
Receipt No. 720 / 13/1/86
Qadian 1-3515

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵
شمارہ ۵۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :-
خورشید احمد انور
نائبین :-
بشارت احمد حیدر
شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN---143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ر فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دَوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب حضرت سیّدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ احباب محترمہ سیّدہ موصوفہ کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دُعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع تمام درویشانِ کرام و احباب جماعت قادیان خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للّٰہ ❖

۸ر ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ | ۱۱ر فتح ۱۳۶۵ ہش | ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۶ء

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے تیسرے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدّام کے نام ولولہ انگیز پیغام

گزشتہ سال کی نسبت اجتماع کی حاضری اور مالی قربانی کے معیار میں غیر معمولی اضافہ

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مرحنیف احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بو سیرالیون

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کا تیسرا سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ مورخہ ۲۴ر اکتوبر بروز جمعہ شروع ہو کر اپنی رُوحانی خوشبو سے خُدام کے دلوں کو معطر کرتا ہُوا اور فضا کو مہکتا چھوڑ کر مورخہ ۲۵ر اکتوبر کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا۔

اجتماع کا انتظام حسبِ سابق جنوبی صوبہ کے ہیڈ کوارٹر بو کے احمدیہ مُسلم سیکنڈری اسکول کے اسمبلی ہال میں کیا گیا تھا۔ جسے خوبصورت جھنڈیوں اور دیدہ زیب بینرز سے سجا رکھا تھا۔ خُدام پروگرام کے مطابق ملک کی مختلف جہت سے ایک دن قبل ہی سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ بو (BO) پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ خدام اتنی بڑی تعداد میں سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ آئے۔

اس دفعہ مجلس خُدام الاحمدیہ بواجے بو۔ مجلس خدام الاحمدیہ بلامہ۔ مجلس خُدام الاحمدیہ کینما۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارو۔ اور مجلس خُدام الاحمدیہ فری ٹاؤن کے خُدام سپیشل گاڑیاں ریزرو کروا کر اجتماع میں شمولیت کی غرض سے بو پہنچے۔ جبکہ گزشتہ سال صرف دو مجالس بواجے بو اور بلامہ کے خدام سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ آئے تھے۔ اس کے علاوہ گلبور کا مرکٹ اور روکوپر مرکٹ کے خُدام انفرادی طور پر بو پہنچے۔

خدا تعالیٰ نے سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کے طفیل بہت فضل نازل فرمایا۔ اور اجتماع غیر معمولی اور غیر متوقع طور پر کامیاب رہا۔ کیونکہ حاضری بہت خوشکن تھی۔ اور حاضری نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ باوجود مُلک کی دن بدن بگڑتی ہوئی صورتِ حال کے اور بڑھتی ہوئی سفر کی مشکلات کے پانچ صد سے زائد خُدام نے شرکت کی۔ جبکہ گزشتہ سال حاضری دو صد تھی ——!
فالحمدُ للّٰہ علیٰ ذالک۔

اس سال اجتماع کی خصوصی بات مووی فلم تھی۔ اجتماع کی تمام کارروائی کو مووی فلم کے ذریعہ ریکارڈ کر لیا گیا۔

قیام :-

خُدام کی رہائش کا انتظام احمدیہ مُسلم سیکنڈری سکول بو کے پرنسپل مسٹر گساما (MR. GASAMA) کے ذمہ تھا۔ اُنہوں نے خدام کی رہائش کے لئے بورڈنگ ہاؤس سے چند کمرے مخصوص کر رکھے تھے۔ مگر خُدام کی غیر متوقع حاضری کے پیشِ نظر ان کی رہائش کا انتظام مسجد احمدیہ ناصر اور پُرانی مسجد میں بھی کرنا پڑا ——!

طعام :-

خُدام کے کھانے کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بو کے ذمہ تھا۔ اس دفعہ مشن نے FOOD CARD کا انتظام کر رکھا تھا جو کہ رجسٹریشن کرواتے وقت ہر خادم کو دیا گیا۔ (آگے مسلسل صـ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو۔"

احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❖

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- نگران بورڈ بدر قادیان ❖

اسی کارڈ پر خادم کو کھانا ملتا رہا۔

اجتماع کا باقاعدہ افتتاح

مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو صبح نو بجے تمام خدام نے دو رُخی قطار میں کھڑے ہو کر مکرم و محترم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون (امیر و مبلغ انچارج) اور مکرم سانڈی موجوے (Mr SANDY MOIJUEH) نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کا استقبال کیا۔ اس کے بعد نیشنل قائد نے تمام خدام کی موجودگی میں سیرالیون کا جھنڈا لہرایا جبکہ محترم نائب صدر صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ بعدہٗ تمام خدام مارچ پاسٹ کرتے ہوئے اسمبلی ہال کی طرف روانہ ہوئے۔ مارچ پاسٹ کی قیادت مجلس خدام الاحمدیہ بواجے بو کو نصیب ہوئی۔ یہ منظر بہت پُرکشش تھا۔ جبکہ خدام نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہال کی طرف جا رہے تھے۔ خدام کے ہال میں مخصوص جگہوں پر بیٹھ جانے کے بعد اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہُوا جو گزشتہ سال کے تلاوت کے مقابلہ میں اوّل آنے والے خادم ماسٹر عمرو اسماعیل آف بلاما نے کی۔ مکرم و محترم امیر صاحب نے جو کہ اس اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے، خدام کا عہد دُہرایا اور ماسٹر فرحت عمران صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ نیشنل قائد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا انگریزی متن پڑھ کر سُنایا جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف اِس اجتماع کے لئے از راہِ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ جس کا اُردو متن درج ذیل ہے:—

حضور کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے عزیزان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون اپنا تیسرا اجتماع ۲۴-۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کو منعقد کر رہی ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس پروگرام کو غیر معمولی طور پر کامیاب فرمائے۔ آمین۔

پیارے عزیزو! آپ دُنیا کے عام نوجوانوں کی طرح نہیں ہیں۔ آپ اس مسیح محمدیؐ کے غلام ہیں جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو وہ اُسے پھر سے زمین پر قائم کرے گا۔ پس اپنے اس مقام کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ بلند پروازی اختیار کریں اور رُوحانی رفعتوں کو حاصل کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ساتویں آسمان تک رفعت عطا فرماتا ہے۔ پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور بنی نوعِ انسان کی سچی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر انہیں فسق و فجور اور معصیت کی زندگی سے بچا کر مولائے حقیقی کے قدموں میں لانے کی بھرپور سعی کریں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق، بے لوث خدمت، محنت اور دُعاؤں کے ساتھ سیرالیون کی تقدیر کو بدل دیں۔ آج آپ کے مُلک کو آپ کی ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ آپ اپنی عظیم ذمہ داریاں احسن رنگ میں انجام دینے کی توفیق پائیں۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

پیغام پڑھے جانے کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں دُنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ پر ہونے والے انعامات و افضال کا ذکر فرمایا۔ اور اجتماع کے حاضری کے لحاظ سے کامیاب ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آں محترم نے خدام کو اپنا وقت تسبیح و تحمید میں خرچ کرنے اور اپنی زبانوں کو درود شریف کے وِرد سے تر رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ اور دُعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

نمازِ جمعہ

تمام خدام نے نمازِ جمعہ مسجد احمدیہ ناصر بو میں ادا کی۔ خطبہ جمعہ میں محترم امیر صاحب نے پاکستان میں جماعتِ احمدیہ پر ہونے والے مظالم اور تبلیغی میدان میں مشکلات کا ذکر کر کے تمام خدام کو داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرمائی۔ اور قریہ قریہ جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہنچانے کی نصیحت فرمائی۔

دوسرا اجلاس

اجتماع کا دوسرا اجلاس نمازِ جمعہ کے بعد محترم نیشنل قائد صاحب کی صدارت میں منعقد ہُوا جس میں تلاوت ڈاکٹر شریف احمد صاحب کوکی نے اور نظم ماسٹر رحمت عثمان صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ محترم مولوی لطف الرحمٰن صاحب محمود اور محترم مولوی مبارک احمد صاحب طاہر نے علی الترتیب خدام کو درود شریف پڑھنے اور مالی قربانی پیش کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد خدام میں مالی قربانی کا مقابلہ ہُوا جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ بو ریجن نے جیتا۔ اور لوائے خدام الاحمدیہ کی مستحق ٹھہری۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

امسال خدام نے ایک ریکارڈ مالی قربانی پیش کی جو کہ دس ہزار سو ٹن سے زیادہ تھی۔ جبکہ گزشتہ سال یہ قربانی دو ہزار سو ٹن تھی۔

تیسرا اور آخری اجلاس

یہ اجلاس دوسرے روز ۲۵ر اکتوبر کو محترم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہُوا۔ ۲۴ر اکتوبر کو موسلا دھار بارش کی وجہ سے بعض مقابلہ جات رہ گئے تھے۔ چنانچہ یہ مقابلہ جات آج صبح منعقد ہوئے۔ جس کی وجہ سے تیسرے اور چوتھے اجلاس کو ملا دیا گیا۔ اِس اجلاس میں سب سے پہلے خدام کے سوالات کے جوابات محترم مولوی لطف الرحمٰن صاحب محمود اور محترم مولوی فضل الٰہی صاحب نے دیئے۔ بعدہٗ نیشنل قائد نے خدام کی ذمہ داریوں پر جامع و مانع تقریر کی۔ اور خدام کو اُن کے فرائض سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد مسٹر بائیو پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکول فری ٹاؤن نے خدام کو چند نصائح کیں۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے جیتنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اختتامی خطاب میں خدام کو عالم باعمل اور عامل باعلم بننے کی تلقین کی۔ اور واپس جا کر اپنے ماحول کو اِسلامی اُصولوں پر استوار کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور دُعا کے ساتھ یہ اجتماع برخاست ہُوا۔

علمی مقابلہ جات

حسبِ سابق اِمسال بھی خدام نے علمی مقابلہ جات میں بڑے ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا۔ خدام کا معیار گزشتہ سال کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہت بلند رہا۔ خصوصاً تقاریر کے مقابلہ کا معیار بہت ہی بلند تھا۔ مقابلہ جات کے نام درج ذیل ہیں:—

تلاوتِ قرآن پاک۔ اذان۔ مطالعہ کُتب حضرت مسیح موعودؑ۔ مطالعہ حدیث اور تقاریر۔

ورزشی مقابلہ جات

اِمسال ورزشی مقابلہ جات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے نگران محترم لطیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سکول بلاما تھے۔ اِس دفعہ فٹ بال کا معیار بھی بہت بلند رہا۔ اِمسال گزشتہ سال کی پانچ ٹیموں کی نسبت اِمسال سات ٹیموں نے حصہ لیا۔ اِمسال کی ایک خصوصی بات یہ تھی کہ اِس سال سے ایک RUNNING TROFHY کا اجراء ہُوا ہے۔ جو کہ محترم عبدالقیوم صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری اسکول بواجے بو نے مشن کو Donate کی ہے۔ اِمسال اِس ٹرافی کا حقدار بو ریجن ٹھہرا جبکہ دوئم فری ٹاؤن ریجن رہا۔ فٹ بال کے علاوہ ۱۰۰ میٹر۔ ۴۰۰ میٹر کی دوڑ۔ ہائی جمپ اور لونگ جمپ کے مقابلہ جات ہوئے۔

نمازِ تہجد اور درس و تدریس

اجتماع کا ایک اہم پروگرام خدام کو نمازِ تہجد کی عادت ڈالنی تھی۔ سو ہر دو دن خدام نمازِ تہجد کی خاطر مسجد میں آتے رہے۔ اور نمازِ فجر کے بعد قرآن مجید۔ احادیث۔ اور کُتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری ہُوا۔ اور بعض خدام مکرم و محترم الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم مبلغ سلسلہ کی قبر پر دُعا کرنے بھی تشریف لے گئے۔

—: تمت بالخیر :—

ولادتیں

(۱)۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پچاس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرًا۔
قارئین سے عزیز نومولود کے نیک۔ صالح و خادمِ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۲)۔ خاکسار کی چھوٹی بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور معجزانہ قدرت نمائی سے انتہائی تشویشناک مرحلہ سے بخیر و عافیت گزرنے کے بعد بچی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بزرگان و احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک۔ صالحہ و خادمہ دین ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
خاکسار:— غضنفر حسین خان۔ پولیس وائرلیس آپریٹر۔ والپوائی۔ گوا۔

درخواستِ دُعا

اخبار بدر کے معاونِ خصوصی مکرم شیخ اسحاق صاحب آف سورو (اڑیسہ) اعانتِ بدر میں مبلغ یکصد پچاس روپے ادا کرتے ہوئے حصول افضالِ الٰہی، دینی و دنیوی ترقیات اور کاروبار میں خیر و برکت کے لئے بزرگان و احباب کرام سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار:— سید قیام الدین برق۔ نمائندہ سیکار۔

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

پورٹ بلیئر کے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ مقیم پورٹ بلیئر (انڈیمان) لکھتے ہیں کہ ۱۶؍۱۱؍۸۶ کو حضرت باوا گورونانک کے یوم پیدائش پر خاکسار نے ڈاکٹر دیوان گوردوارہ میں حضرت باوا نانک کی سیرت پر تقریر کی جس میں قرآن کریم کی آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پیش کر کے باوا صاحب کی زندگی کے مختلف پہلوؤں نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے متعلق حضرت باوا نانک کی پیشگوئیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حاضرین نے اس تقریر کو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت پسند کیا۔ تقریر کے بعد تمام حاضرین میں پنجابی اور انگریزی کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جماعت احمدیہ آندھرا کی خوش کن تبلیغی اور تربیتی مساعی

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ

• ــــ مورخہ ۱۰؍۱۱؍۸۶ کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش کی زیر قیادت مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور خاکسار نے آندھرا پردیش کی متعدد جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اسی طرح مورخہ ۴؍۱۱؍۸۶ کو خاکسار اور مکرم احمد عبد الماجد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ظہیر آباد کا دورہ کیا۔ وہاں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد خاکسار نے افراد جماعت کو مختلف تربیتی امور سے متعلق مخاطب کیا۔ ازاں بعد جماعت احمدیہ ظہیر آباد کے عہدیداران کا انتخاب کرایا گیا۔ دوران سفر کثیر تعداد میں بذریعہ تقسیم لٹریچر اور زبانی طور سے پیغام حق بھی پہنچایا گیا۔

• ــــ عرصہ قریباً ایک ماہ سے حیدرآباد کے کثیر الاشاعت اخبار "نیوز ٹائم" میں جماعت احمدیہ اور غیر از جماعت کے مابین ایک تحریری مذاکرہ جاری ہے جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب و محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی اور خاکسار نمائندگی کر رہے ہیں الحمد للہ کہ تبلیغی نقطۂ نگاہ سے یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔

• ــــ مورخہ ۷؍۱۱؍۸۶ کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے خدام نے یوم تبلیغ منایا۔ جس میں ملک پیٹ میں ہونے والے غیر احمدیوں کے جلسہ عام میں جماعت کا لٹریچر وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا بعض افراد کو زبانی طور سے بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں موافق اور مخالف خطوط مشن ہاؤس میں آنے شروع ہو گئے ہیں جس کا جواب اور مزید لٹریچر خدام ارسال کر رہے ہیں۔

• ــــ مورخہ ۲۳؍۱۱؍۸۶ کو سکھ بھائیوں کی طرف سے سکندرآباد میں حضرت بابا نانک کا جنم دن منایا گیا۔ جس میں منتظمین کی خواہش پر خاکسار نے حضرت بابا نانک اور اسلام کے زیر عنوان تقریر کی۔ اسی روز حیدرآباد کے برلا مندر میں بھی خاکسار کی تقریر ہوئی۔ ہر دو جگہ منتظمین نے خاکسار کی گلپوشی کی۔ اور جماعت احمدیہ کی پُر امن تعلیمات کو سراہا۔ بعض اخبارات نے بھی ان تقاریب کی رپورٹوں میں خاکسار کی تقاریر کا ذکر کیا۔

سورو (اڑیسہ) کے مضافات کا کامیاب تبلیغی دورہ

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سورو اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ علاقہ ورنگل (آندھرا) کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے موصوف کی قیادت میں مکرم حاتم خان صاحب مکرم خالد حسین صاحب بی اے مکرم بابر خان صاحب مکرم دلاور خان صاحب عزیز طاہر احمد صاحب عزیز سید فہیم احمد ابن مکرم سلام الدین صاحب پر مشتمل ایک تبلیغی وفد مورخہ ۴؍۱۱؍۸۶ کو سائیکلوں پر قریبی گاؤں کن گڑیا پہنچا۔ وہاں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں عزیز طاہر احمد کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز سید فہیم احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم خالد حسین صاحب بی اے مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب اور مکرم خان صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ آخر میں غیر از جماعت سامعین کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے گئے۔ اس دورہ کے اخراجات مکرم سیٹھ جہانگیر علی صاحب نے برداشت کئے فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

مبلغ سلسلہ مقیم بھدرک (اڑیسہ) کی کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

• ــــ مکرم مولوی عبد النعیم صاحب مبلغ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۱۰؍۸۶ کو مکرم کریم شاہ صاحب نے اپنے بیٹے کے عقیقہ کے موقع پر احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر احمدیوں کو بھی مدعو کیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نماز مغرب کے بعد مکرم عبد المطلب خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم شیخ عزیز احمد صاحب اور عزیز شیخ عبد السلام ندیم کی تلاوت اور عزیزم شیخ عبد الرحمٰن انور۔ شیخ ناصر احمد زاہد۔ شیخ عبد السلام ندیم۔ شیخ بشیر محمد برہان۔ عبد الحفیظ خان۔ سنور احمد خان۔ شیخ منیر احمد اور بعض چھوٹے بچیوں کی نظم خوانی کے بعد عزیزم فضل کریم۔ شیخ عبد السلام ندیم۔ ثاقب احمد قمر۔ ناصر احمد زاہد۔ شیخ اعجاز احمد۔ حمید احمد شاہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

• ــــ مورخہ ۳۰؍۱۰؍۸۶ کو بھدرک میں "نجو سرشٹھا" مانس ساہتیہ پریشد" کی طرف سے شریمتی اندرا گاندھی کی دوسری برسی کے موقعہ پر بھدرک ہائی سکول میں ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں منتظمین کی طرف سے خاکسار کو بھی تقریر کا موقع دیا گیا۔ خاکسار نے اڑیہ زبان میں قومی یکجہتی کے موضوع پر تقریر کی جسے حاضرین نے بڑے غور سے سُنا۔ سیکرٹری صاحب نے بھی تقریر کی تعریف کی۔ جلسہ ختم ہونے پر کافی تعداد میں اڑیہ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جو بڑے شوق سے لوگوں نے قبول کیا۔

• ــــ مورخہ ۳۱؍۱۰؍۸۶ کی شام کو بھدرک کے ٹاؤن ہال میں جاتیہ سنگھتی سمیتی کی طرف سے بھی شریمتی اندرا گاندھی کی دوسری برسی منانے کے لئے ایک سبھا منعقد ہوئی۔ جس میں منتظمین کی خواہش پر مکرم منظور احمد صاحب گجراتی دکیل کٹک مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ اور خاکسار نے بھی تقاریر کیں۔ جنہیں صدر جلسہ اور سامعین نے بہت سراہا جلسہ کے اختتام پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی (بہار)

محترمہ نائب صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۵؍۲۶؍ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کا دوسرا اور ناصرات الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض علی الترتیب محترمہ زینب نسرین صاحبہ صدر لجنہ مقامی محترمہ زاہدہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ مقامی محترمہ حشمت آراء صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ نے انجام دیئے۔ مورخہ ۲۵؍۱۰؍۸۶ کو گیارہ بجے ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کی کارروائی عزیزہ شائقہ پروین کی تلاوت سے ہوئی۔ بعدہٗ شاہدہ پروین نے عہد دہرایا اور عزیزہ شاکرہ پروین نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے افتتاحی خطاب کیا۔ اور محترمہ تحسین فرحانہ نگران ناصرات الاحمدیہ نے محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا۔ جس کے بعد سالانہ رپورٹ کارگزاری بابت ۸۶-۱۹۸۵ء پیش کی گئی۔ بعدہٗ ناصرات تینوں معیاروں کے بچیوں کے حسن قرأت نظم خوانی تقریر حفظ قرآن اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔ لڑکیوں نے ترانہ گایا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

اسی روز ٹھیک ۳ بجے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کی کارروائی کا آغاز محترمہ شمیمہ پروین صاحبہ کی تلاوت سے ہوا۔ شاہدہ پروین نے عہد دہرایا۔ محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان محترمہ زاہدہ خاتون صاحبہ نے اور پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ محترمہ زینب نسرین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترمہ تبسم تنویر صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت نے سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا لجنہ اماء اللہ کا ترانہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حسن قرأت نظم خوانی اور تقریر کے مقابلے کرائے گئے۔ جن میں ججز کے فرائض مکرم بابر زور رشید

صاحب بی اے سیکرٹری تبلیغ - مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم انور حسین صاحب ایم اے سیکرٹری مال نے انجام دیئے۔

مورخہ ۲۶ اکتوبر کو لجنہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرمہ مبارکہ پروین صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوئی - مکرمہ تحسین پروین صاحبہ نے عہد دہرایا - اور مکرمہ تسنیم نزہت صاحبہ نے نظم پڑھی اس کے بعد لجنہ کے حفظ قرآن، تقریر اور بیت بازی کے مقابلے کرائے گئے -

بعد نماز جمعہ ۲ بجے اجتماع کے آخری اجلاس کی کارروائی مکرم زکیہ تسنیم صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوئی - مکرمہ عبیدہ پروین نے نظم پڑھ کر سنائی اور [illegible] آنے والی ممبرات کو انعامات سے حوصلہ افزائی کی گئی اس کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ پنگال (اڑلیسہ) کا دو روزہ سالانہ اجتماع

محترمہ فاخرہ بی بی صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مقامی تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۲-۱۱-۸۶ کو لجنہ مقامی کا سالانہ اجتماع نماز تہجد کے ساتھ شروع ہوا۔ بعد نماز فجر مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ علاقہ وارنگل نے "احمدی خاتون" کے عنوان پر درس دیا۔ اس کے بعد بہنوں نے اپنے گھروں میں جاکر تلاوت قرآن مجید کی۔ بعد نماز ظہر تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد نگران ناصرات نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ ناصرات کے حسن قرأت - تقاریر اور نظم خوانی کے مقابلے کرائے گئے - پہلے دن کے اجلاس کی صدارت مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے کی اجلاس کے اختتام مکرم مولوی برق صاحب مبلغ نے پردہ کی رعایت سے خطاب کیا۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

دوسرے دن کا پروگرام بھی نماز تہجد کے ساتھ شروع ہوا لجنہ و ناصرات نے اپنے اپنے گھروں میں جاکر تلاوت کی۔ بعد نماز مغرب دوسرے دن کا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا - عہد دہرانے کے بعد لجنہ کے تلاوت قرآن مجید- تقاریر اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے جن میں ججمنٹ کے فرائض مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق نے سر انجام دیئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کیے گئے - آخر میں پردہ کی رعایت سے مکرم مولوی برق صاحب نے تقریر کی - دُعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی - اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

جماعتہائے احمدیہ میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم کا بابرکت انعقاد

★ — مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج بمبئی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۱۱-۸۶ کو صبح ساڑھے دس بجے جلسہ سیرۃ النبی صلعم کی کارروائی مکرم عبدالباری صاحب کی تلاوت اور مکرم عبدالشکور صاحب ہرکیہ کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ عزیز مظفر احمد صاحب عبداللہ، مکرم پرویز احمد صاحب، مکرم ماسٹر انوار احمد صاحب، مکرم عبدالشکور صاحب ہرکیہ نائب صدر جماعت بمبئی اور خاکسار نے سیرت النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ — مکرم بشیر احمد صاحب زاہد صدر جماعت احمدیہ شموگہ لکھتے ہیں کہ یوم سیرت النبی صلعم کے سلسلہ میں ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا جس کا آغاز مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار سیکرٹری جائیداد کی تلاوت اور عزیزم ناصر احمد ناصر کی نظم خوانی سے ہوا - بعدہٗ مکرم عبدالرشید صاحب ڈار، مکرم محمد عبداللہ صاحب آہنگر ایم اے، مکرم عبدالعزیز صاحب ڈار قائد مجلس، مکرم غلام حسن صاحب ڈار سیکرٹری تبلیغ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا مکرم غلام حسن صاحب ڈار نے کرائی جس کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

★ — مکرم محمود احمد صاحب ہانجو قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۴-۱۱-۸۶ کو زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین صاحب جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کیا گیا - کارروائی کا آغاز مکرم نذیر احمد صاحب طاہر کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبدالعزیز صاحب کی نظم خوانی سے ہوا - بعدہٗ مکرم شفیق احمد صاحب، مکرم عبدالعزیز صاحب نے دو مضامین پڑھ کر سنائے۔ ایک نظم اور ایک نعت مکرم محمد اعظم صاحب نے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بجلکٹی اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ — مکرم محمد اطہر حسین صاحب ادیب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۶-۱۱-۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مجلس مقامی نے جلسہ "یوم سیرت النبی صلعم" کا انعقاد کیا - جس کی صدارت مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے کی - خاکسار اطہر حسین کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم قائد صاحب نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی کے عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید، مکرم قائد صاحب، مکرم عادل رشید صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب، مکرم طارق مجید صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی - مکرم عادل رشید صاحب، مکرم انور حسین صاحب ایم اے، مکرم مولوی کے عبدالسلام صاحب، مکرم نوشاد احمد صاحب اور مکرم نذیر انوار صاحب نے نظمیں پڑھیں - دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا -

★ — مکرم مجیب احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساونت واڑی (مہاراشٹر) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۶-۱۱-۸۶ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کی تلاوت اور مکرم شفیع احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالقادر صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب نے مضامین پڑھے - اس دوران خاکسار اور مکرم سراج احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ سلام اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ — مکرم اے عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آئرا پورم (کیرالہ) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۲-۱۱-۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء صدر جماعت مکرم ایم اے عالی صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم سیرۃ النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ مکرم ایم اے فرید صاحب کی تلاوت قرآن کے بعد مکرم اے حمید صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم عبدالرحمٰن صاحب کا کیناڈ مدیر "پریم دوت"، مکرم ایم اے فرید صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم وی - این شمس الدین صاحب صدر جماعت مانو پوشا اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

★ — مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن یوپی لکھنؤ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۵-۱۱-۸۶ کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبی صلعم کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا - مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب صدر جلسہ نے نعت شریف خوش الحانی سے سنائی - بعدہٗ مکرم آفتاب عالم صاحب آف بھاگلپور، خاکسار داؤد احمد اور صدر جلسہ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں - جلسہ گاہ جو عشرت منزل وزیر گنج میں تھا چراغاں اور مختلف بینروں سے آراستہ کیا گیا تھا - جلسہ میں غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے تھے - جلسہ کا اعلان اخبار "عزائم" کی ۱۴-۱۱-۸۶ کی اشاعت میں اس کی خبر ۱۶-۱۱-۸۶ کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلعم کے عنوان سے شائع ہوئی - دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا - اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی -

★ — مکرمہ دلشاد بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ساونت واڑی تحریر کرتی ہیں کہ ۱۶-۱۱-۸۶ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا آغاز مکرمہ حسینہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ، مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اور خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرت پر مضمون پڑھیں - اس دوران مکرمہ شمشاد بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی - دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا -

★ — مکرمہ فہمیدہ ناز صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ سکندرآباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱۴-۱۱-۸۶ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت مکرمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ سکندرآباد منعقد ہوا - مکرمہ مریم صادقہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا - بعدہٗ مکرمہ عطیہ رفیق صاحبہ نے حدیثیں سنائی - نعت عزیزہ سلطانہ نے پڑھی - مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ، مکرم مقصود احمد صاحب شرقی، مکرمہ مسرت زرین صاحبہ، مکرمہ امۃ القدوس یاسمین صاحبہ، مکرمہ تسنیم فاطمہ صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں -

اس دوران مکرمہ عارفہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی -

تقریری پروگرام کے بعد سکندرآباد اور بچوں کی چھ چھ ممبرات کا ذہنی آزمائش کا مقابلہ ہوا - جلسہ کے آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی -

★ — مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱۶-۱۱-۸۶ کو حیدرآباد و سکندرآباد کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مشترکہ طور پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا - جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک اور حمد باری تعالیٰ سے ہوا - عزیزہ نزہت فاطمہ صاحبہ، مکرمہ صادقہ اسد صاحبہ، مکرمہ رضیہ سعد صاحبہ نے تقاریر کیں - اس دوران مکرمہ سہیلہ باسط صاحبہ اور مکرمہ بشریٰ المتین صاحبہ نے نظمیں پڑھیں - بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ سکندرآباد

مقاصد تو بلند کریں کہ آپ نے اسلام کے مجاہد بن کر ساری دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ اگر یہ مقصود آپ کا بن جائے تو پھر آئندہ عمل کے بہتر ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے لیکن اگر مقصود ہی یہ نہ ہو اس طرف توجہ ہی نہ پیدا ہو تو پھر ساری زندگی رائیگاں جائے گی اور بہت دیر بعد آپ کو یہ احساس ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جو نعمت دی تھی وہ اکثر آپ نے دنیا کی پیروی میں ضائع کر دی اور کچھ بھی ایسی کمائی یہاں نہیں کرسکے جو اُخروی زندگی میں خدا کے حضور پیش کر سکیں۔

نوجوانی کی عُمر

جہاں غیر ذمہ داری کی عمر ہے وہاں اصلاح کے لحاظ سے بھی جوانی کی عمر میں صلاحیت موجود ہے کہ جلد اصلاح پذیر ہو جاتی ہے۔ دُنیا میں بھٹکنے کے امکانات کے زیادہ احتمالات بھی ہوتے ہیں۔ اور جوانی کی عمر میں توبہ کرنے کی طاقت بھی زیادہ نصیب ہوتی ہے۔ اور جلدی اپنے رستے کو بدلنے کی صلاحیت بھی زیادہ موجود ہوتی ہے۔ جس طرح چھوٹی عمر کے پودے ہیں ان کے اندر یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ آپ ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیں تب بھی وہ بچ جائیں گے۔ لیکن بڑی عمر کے پودوں کو آپ ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگائیں گے تو وہ بچ نہیں سکتے چند دن کی فرضی رونق ان کی باقی رہے گی جو پچھلی کمائی کے نتیجہ میں ہے لیکن تازہ پانی سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے تازہ خوراک سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے کچھ دنوں بعد مرجھا جاتے ہیں تو آپ نوجوان نسل سے تعلق رکھتے ہیں اگر پہلی زندگی میں آپ نے کچھ اور قسم کے مقصود بنائے ہوئے تھے کچھ اور طرح کی باتوں کی پیروی کی تھی تو ابھی آپ میں صلاحیت موجود ہے کہ

اپنی زندگی کے نقشے کو بدل ڈالیں

خدا تعالیٰ کے حضور سنجیدگی سے اپنے آپ کو پیش کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے صف اوّل کے مجاہد بننے کا ارادہ کریں یہ ہرگز مشکل نہیں۔ میں اس کے متعلق مزید کچھ تھوڑی سی روشنی ڈالتا ہوں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے اور یہ جائزہ میرا صرف خطوں کے ذریعہ اطلاعات پر مبنی نہیں بلکہ جماعتی رپورٹوں پر بھی مبنی ہے جس کا میں جائزہ لیتا رہتا ہوں۔ بہت ہی تھوڑی تعداد ہے ابھی احمدی نوجوانوں کی جو دعوت الی اللہ کے کام میں سنجیدگی کے ساتھ ملوث ہو چکے ہیں جن کی زندگی کا مقصدِ اوّل دعوت الی اللہ بن چکا ہے ایسے خدام جرمنی میں معدودے چند ہیں کچھ وہ ہیں جو کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق بخشے کہ صحیح معنوں میں وہ اس کوشش میں کامیاب ہوں۔ لیکن باقی جتنے ہیں وہ ان چند لوگوں کی نیک کمائی کی کھٹی کھاتے ہیں۔ جرمنی کا نام اگر تبلیغ میں روشن ہے تو وہ سب کی وجہ سے نہیں صرف چند آدمیوں کی وجہ سے ہے اگر آپ سارے فی الحقیقت سنجیدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے عہد کر کے داعی الی اللہ بننے کی کوشش کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگلے سال اٹھارہ سو کی بجائے چھتیس سو خدام یہاں بیٹھے ہونے چاہئیں جن میں مزید اٹھارہ سو مقامی ملکی ہونے چاہئیں۔ ہرگز مشکل نہیں ہے۔

جو لوگ سنجیدگی سے ارادے کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کو پھل عطا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پھل دینے میں ہرگز خسیس نہیں انسان اپنی محنت میں کمی کر دیتا ہے اپنی کوشش میں کوتاہی کر بیٹھتا ہے جس کے نتیجہ میں بعض دفعہ وہ پھل سے محروم ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ پھل دینے میں بہت ہی وسیع الحوصلہ ہے۔ بارہا میں جماعت کو پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں کہ آپ کی دُنیا کی محنتوں کا تو پھل وہ بہت دیتا ہے اور آپ کی محنت سے بڑھ کر دیتا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے دین کی خدمت میں آپ محنت کریں اور وہ آپ کو محنت کے پھل سے محروم کر دے۔ یہ تو بڑا ہی بھیانک بہتان ہے اپنے خدا پر۔ دین کی خاطر۔ خدا کی خاطر دین کی خدمت کرنے والوں کے پھل کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا توقع سے بڑھ کر اُن کو عطا کرتا ہے اس لئے آپ میں سے ہر ایک خادم کا فرض ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرکے اُٹھے کہ میں اللہ کی رضا کی خاطر اپنے سب مقاصد میں سب سے اونچا مقصد یہ رکھوں گا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کا سپاہی بن جاؤں گا اور چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے مزید زمینیں سر نہ کرتا چلا جاؤں۔ یہ ارادہ بہت بلند ہے۔ اس کی پیروی کیسے کرنی ہے اس کے متعلق میں چند باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ صرف ارادے سے دنیا تبدیل نہیں ہوا کرتی لیکن تبدیلی کے لئے ارادہ بہرحال سب سے پہلے آتا ہے۔

دوسرا اس کا پہلو یہ ہے کہ یاد کے ساتھ دُعا کرتے ہوئے

اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا

ہے۔ آپ لاکھ ارادے باندھیں آپ کو بسا اوقات ان ارادوں پر عمل کرنے کی توفیق ہی نہیں مل سکتی۔ بہت سی مشکلات آپ کی راہ میں حائل ہیں جو ارادوں کو عمل میں ڈھالنے کی راہ میں روک بن جاتی ہیں اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ سنجیدگی کے ساتھ باقاعدہ دُعا کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں پہلے فیصلہ کریں کہ میں نے اللہ کی راہ میں ایک مجاہد بننا ہے اور اوّل درجے کا مجاہد بننا ہے اور پھر دُعائیں کریں اور باقاعدہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے یہ دو قدم اُٹھالیں تو آپ کی اصلاح کا ایک لامتناہی سلسلہ وہیں سے شروع ہو جاتا ہے یہ کیسے ممکن ہے اس ارادے کے بعد جب آپ روزانہ دُعا کرتے ہوں کہ اے خدا مجھے اپنی راہ کا مجاہد بنا دے اور پھر دوسرے دن جا کر اپنے دوستوں کی مجلس میں شراب نوشی شروع کر دیں پھر آپ سؤر بیچنے کا کاروبار شروع کر دیں پھر آپ لوگوں سے بد دیانتیاں شروع کر دیں پھر لوگوں کے حقوق مارنے لگ جائیں۔ ہر روز کی دُعا لعنت ڈالے گی ہر ایسے شخص پر اور اس کو شرمندہ کرے گی اور کہے گی کہ تم کیا مانگ رہے ہو خدا سے جبکہ تمہاری زندگی کا رُخ بالکل دوسری طرف ہے کیوں ہوش نہیں کرتے جب خدا سے مانگتے ہو کہ وہ تمہیں مجاہد بنائے تو

مجاہد بننے کی طرف قدم اُٹھاؤ

لوگوں کو دین سے برگشتہ کرنے کی طرف تو قدم نہ اُٹھاؤ۔ کتنا عظیم الشان پھل ہے جو دُعا مانگتے ہی آپ کو حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دُعا کی مقبولیت کے نتیجہ میں جو غیر معمولی تائید اور نصرت اللہ کی طرف سے ملتی ہے آپ کو نئے حوصلے عطا ہوتے ہیں نئی قوتیں نصیب ہوتی ہیں اپنی اصلاح کی وہ اس کے علاوہ ہیں یہ تو ایک طبعی فطرتی پھل ہے جو فوراً نصیب ہو جاتا ہے۔ جو شخص بھی دُعا میں سنجیدہ ہے جب وہ اپنے لئے دُعائیں کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس کے عمل کی اصلاح کا ایک نظام ازخود حرکت میں آجاتا ہے اور اس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پھر اس دُعا کے دوران جب روزمرہ کی زندگی میں آپ کے لئے تبلیغ میں مشکلات آئیں گی تو سب سے پہلی چیز آپ کو یہ محسوس ہوگی کہ آپ کو زبان نہیں آتی بغیر زبان سیکھے آپ کس طرح دنیا کے خیالات تبدیل کر سکتے ہیں یا کسی قوم کے خیالات تبدیل کر سکتے ہیں اور اگر آپ دُعا میں سنجیدہ ہیں تو زبان سیکھنے میں بھی طبعاً سنجیدہ ہو جائیں گے آپ کی مثال ویسی تو نہیں رہے گی پھر کہ جو لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔ پھر آپ تلوار ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے اس لئے

زبان کی طرف توجّہ کرنا

آپ کے لئے ایک لازمی قدم بن جائے گا اس کو اُٹھائے بغیر آپ آگے نہیں بڑھ سکتے اور آج اگر احمدی نوجوانوں کا جائزہ لیا جائے کہ کتنے ان میں سے جرمن زبان سیکھ رہے ہیں اور سنجیدگی سے اس پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور دینی مطالعہ میں کوشش کرتے ہیں کہ جرمن دینی محاورہ بھی اُن کو آجائے تاکہ وہ اس محاورے کو تبلیغ کے وقت استعمال کر سکیں۔ تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے معدودے چند نکلیں گے جو تبلیغ کرنے والے بھی ہیں ان میں سے بھی اکثر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اپنی خط و کتابت میں ملاقات کے دوران کہ تبلیغ تو ہم نے شروع کر دی ہے مگر ہمیں زبان نہیں آتی ہم کیسٹس لے کر دیتے ہیں یا بعض کتابیں لے کر اپنے دوستوں کو دیتے ہیں۔ کیسٹس لے کر دینا یا کتابیں لے کر دینا اپنی جگہ ایک نیک فعل ہے۔ خدا اس کے بھی بڑے اچھے نتیجے نکالتا ہے مگر لہذا یہ بات کہ اپنے مافی الضمیر کو اپنے دل کی باتوں کو آپ اپنی زبان میں خود اپنے دوست تک پہنچا سکیں یہ اَور قسم کی باتیں ہیں کسی اَور قسم کے

سوال اس کے دل میں اُٹھتے ہیں جو ان کیسٹس میں ہوتے ہی نہیں جو آپ نے ان کو دی ہوتی ہیں یہ تو ناممکن ہے کہ ہر ذہن بالکل ایک طرح کا ہو۔ ایک ٹیسٹ بنانے والے نے اپنے تصور سے بعض لوگوں کے خیالات کا اندازہ کر کے بعض جوابات دیئے ہوئے ہیں جبکہ ہر آدمی کے دل میں ضروری نہیں کہ وہی سوالات اُٹھیں اُسی قسم کی اُلجھنیں ہوں بالکل مختلف قسم کی باتیں بھی آسکتی ہیں اس لئے

ضروری ہے کہ آپ زبان دان ہوں

اور زبان دانی میں بھی آپ کو عبور حاصل ہو ورنہ تھوڑی سی زبان سیکھ کر یہ وہی مسئلہ درپیش ہوگا کہ سُننے والے کے خیالات اور مضمون کے ہیں اور آپ نے اور مضمون کی زبان سیکھی ہے آپ کا زبان کا دائرہ محدود ہے اس کا وسیع ہے بہت سی باتوں میں جاکر اُلجھن پیدا ہو جائے گی۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ راولپنڈی میں ایک چینی دوست تھے جو ریسٹورنٹ میں کام کرتے تھے۔ ہمارے عثمان چینی صاحب جو ہمارے مخلص دوست ہیں۔ پنڈی جانے سے پہلے میں نے اُن سے کہا کہ میں اُس کو ذرا PLEASENT SURPRISE دینا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے کوئی پچیس تیس فقرے یا کچھ زائد چینی زبان کے ایسے سکھادیں میں خوب رٹ لوں گا اور میں جاکر اس سے چینی میں باتیں شروع کردوں گا اور وہی باتیں جو روزمرہ میں کام آتی ہیں وہ میں نے سوچ لیں۔ میں اس کو جاکر کہوں گا آپ کا کیا حال ہے وہ یہ جواب دے گا پھر میں کہوں گا کھانے والے کے لئے کیا ہے and so on خیر میں نے میرا خیال ہے کہ تیس کے قریب یا اس سے بھی زیادہ غالباً ستر فقرے تھے مختلف جو میں نے اُس وقت یاد کرلیے اور جاکر میں نے اس سے پوچھا چینی زبان میں کہ کیا حال ہے تو اس نے فر فر چینی زبان بولنی شروع کردی ایک لفظ بھی میرے پلے نہیں پڑا۔ وہ سمجھا کہ اس نے بڑے سلجھے ہوئے انداز سے کہا ہے کہ کیا حال ہے ضرور چینی آتی ہوگی اس کو۔ تو اس قسم کی SURPRISE ملیں گی آپ کو اگر آپ تھوڑی سی جرمن زبان سیکھ کے تبلیغ شروع کردیں گے تو آگے سے وہ فر فر بولیں گے آپ کو کچھ نہیں پتہ لگے گا۔ اس لئے اپنے تجربے سے نہ سہی

میرے تجربے سے فائدہ اُٹھالیں۔

زبان سیکھیں اور زبان پر عبور حاصل کریں بڑی سنجیدگی کے ساتھ سکولوں میں داخل ہونا پڑے تو سکولوں میں داخل ہوں اور فیصلہ یہ کریں کہ میں نے اللہ کی خاطر یہ کام کرنا ہے ویسے بھی زبان نے آپ کو یہاں فائدہ دینا ہی دینا ہے۔ زبان نہ سیکھنے والا کسی ملک میں رہ کر جانوروں کی طرح رہتا ہے۔ بیچارہ گونگے بہروں کی طرح رہتا ہے۔ کہاں زبان سیکھے ہوئے کی زندگی کہاں نہ سیکھے ہوئے کی زندگی بہت نمایاں فرق ہے۔ تو یہ زبان سیکھنا جو خدا کی خاطر ہوگا آپ کو دُنیا کے بھی عظیم الشان فوائد دے جائے گا۔ آپ کی زندگیوں کی کایا پلٹ دے گا بہت زیادہ آپ کو لطف آئے گا یہاں رہنے کا بہ نسبت اس کے کہ آپ اشاروں سے باتیں کریں یا پاکستانی ڈھونڈیں گپیں مارنے کے لئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاکستانی آپس میں بیٹھ جاتے ہیں گپیں مارنے کے لئے خصوصاً پنجابی۔ ایسی بیماری ہے ان کو اکٹھے ہوکر ایکدوسرے سے پنجابی میں باتیں کرنے کی اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ زبانیں دوسری سیکھنے کا شوق ہی نہیں اور ایک بیماری یہ ہے کہ اگر کوئی سیکھے اور اس قوم کا تلفظ سیکھے تو سارے پنجابی ہنستے ہیں اس کے اوپر۔ اگر غلط بولے پنجابی کی طرح تو کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ اور اگر شریفوں کی طرح اُن قوموں کی طرح بولے جن کی زبان ہے تو ہنستے ہیں کہ بڑا بیوقوف ہے کس طرح مُنہ ٹیڑھا کر رہا ہے

یہ ساری جہالت کی باتیں ہیں

ان جہالت کے قصوں کو بارڈر کے پرلی طرف چھوڑ آئیں اور اگر غلطی سے ساتھ لے آئے ہیں تو EXPORT کردیں۔ ہمیں احمدیوں میں نہیں چاہئیں یہ باتیں۔ بالغ نظر انسانوں کی طرح ان باتوں پر غور کریں اور دیکھیں کہ جب زبان سیکھی جاتی ہے تو اسی طرح سیکھی جاتی ہے جس طرح اہل زبان سیکھتے ہیں جس طرح کسی قوم کے بچے اور اس کے بڑے بولتے ہیں۔ اس کے بغیر آپ کی عزت اور قدر نہیں ہو سکتی ایک دفعہ مجھے یاد ہے جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران کوئی بات شروع ہوئی تو کسی نے کسی اور پر اعتراض کیا کہ وہ دیکھو جی وہ انگریزی بولتا ہے اور منہ ٹیڑھا کر کر کے اور انگریز بننے کی کوشش کرتا ہے میں نے اس کو کہا کہ وہ غلط نہیں تم غلط ہو۔ میں نے کہا کہ تمہیں اندازہ نہیں کہ زبان میں تلفظ کو کتنی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ تم عربی بولتے ہو تو وہ بھی پنجابی کی طرح۔ جاپانی بولتے ہو وہ بھی پنجابی کی طرح۔ ستیاناس کردیتے ہو دُنیا کی زبانوں کا۔ اور اتنی ہوش نہیں کہ تمہاری عزت تب ہوگی اگر تم صحیح طریق تلفظ بولو گے۔ چنانچہ میں نے اس کو مثال دی عثمان چینی صاحب بھی وہیں تھے ہمارے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ چینی صاحب کو دیکھ لو وہ بولتے ہیں تو وہ ایک فقرہ بھی اگر صحیح تلفظ سے بول جائیں تو تم کہتے ہو بڑی زبان آگئی ہے۔ اور اگر وہ دس فقرے بھی بولیں چینی تلفظ میں تو آپ ہنستے رہتے ہیں کہ ان کو کچھ نہیں پتہ ابھی تک زبان نہیں آئی۔ زبان آنا اور بات ہے اور

زبان سے ایک اثر اور مقام پیدا کرنا

ایک اور چیز ہے۔

یونیورسٹی آف لندن میں مجھے یاد ہے کہ ایک اپنے فارسی کے ایم اے تھے جن کی وہاں مادری زبان یعنی لدھیانے وغیرہ کے پٹھانوں میں سے تھے وہ۔ اس لئے ان کے خاندان میں فارسی بولی جاتی تھی پنجابی شمائل میں۔ کیونکہ لمبے عرصہ سے وہ لوگ آئے ہوئے تھے۔ اس لئے فارسی کا تلفظ بدل چکا تھا۔ وہاں پی ایچ ڈی کرنے کے لئے آئے۔ تو جو فارسی کے پروفیسر تھے وہاں انہوں نے ایک دن مجھے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کونسی فارسی بولتا ہے مجھے ایک لفظ سمجھ نہیں آئی بالکل اور زبان لگتی ہے تو ساری عمر کی جو محنت تھی ان کی فارسی زبان کی وہ ضائع گئی۔ ایران میں جاتے تب بھی ان کو سمجھ نہ آتی۔

تو آپ زبانیں سیکھیں اور زبان کو صحیح تلفظ میں سیکھیں اور زبان کا معیار بلند کرنے کی کوشش کریں۔ پھر یہ قوم آپ کو عزت سے دیکھے گی۔ پھر یہ آپ کو اپنے اندر شامل ہونے دیگی۔ ورنہ یہاں احمدیت کی دو قومیں پیدا ہوجائیں گی۔ ایک جرمن احمدی اور ایک غیر جرمن احمدی اور کسی جماعت کے مقصد کو نقصان پہنچانے کے لئے سب سے خطرناک بات یہ ہوا کرتی ہے۔ ایسی جماعت جس کے اندر فرقے بٹ جائیں اور ریسز کی طرح یعنی قومیتیں نظریے کے اندر پیدا ہوجائیں وہ انتہائی نقصان دہ بات ہوا کرتی ہے کسی نظریے کے لئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی بہت سا نقصان پہنچ چکا ہے۔

زبان کے نہ آنے کے نتیجہ میں

آپ نفوذ نہیں کرسکتے زبان کے نہ آنے کے نتیجہ میں آپ کے اندر جو INFERIORITY COMPLEX یعنی احساس کمتری پیدا ہوجاتا ہے اس کا حل آپ یہ کرتے ہیں کہ آپس میں بولتے ہیں اور آپس میں تعلقات بڑھاتے ہیں جرمن احمدی جو پیدا ہو رہا ہے اگرچہ آپ اس کو پیدا کررہے ہیں لیکن پیدا کر کے اسے پرے دھکیلنا شروع کردیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اور قوم ہیں اور ہم اور قوم۔ اس کے نتیجہ میں چونکہ احمدیت آپ سے اس کو ملی۔ اسلام آپ سے اس نے سیکھا وہ آپ کے متعلق جو بدظنیاں، بُرے خیالات قائم کرتا ہے آپ کے مذہب کے متعلق بھی ویسے ہی خیالات آہستہ آہستہ قائم کرنے لگ جاتا ہے۔ آپ کی بدسلوکی اس کے اندر مذہب کے خلاف بھی ردعمل پیدا کردیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں اکثر ممالک میں جب سے احمدیت آئی ہے ایک بہت بڑا حصہ ہے جو انتہائی تکلیف دہ حصہ ایسے نئے آنے والوں کا۔ جو ایک طرف سے آئے اور کچھ دیر رہ کر اس کے بعد دوسرے دروازے سے باہر نکل گئے اور اس میں سب سے بڑا نقصان ہمارے اس

قومی غلط رُجحان

نے پہنچایا ہے۔ غیر ہمارے اندر آتا ہے، باوجود اس کے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے قطعی طور پر نصیحت فرمائی ہے کہ جب کوئی شخص موجود ہو تو اس طرح باتیں نہ کرو آپس میں کہ ایکدوسرے کو پتہ نہ لگے۔ جب آپ آپس میں باتیں شروع کردیتے ہیں اور اس کی زبان نہیں بولتے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری

یہاں ضرورت نہیں وہ سمجھتا ہے کہ میری بے عزتی کی گئی ہے میرے سے ذلیل سلوک کیا گیا ہے مجھے پوچھا نہیں گیا۔ اور رفتہ رفتہ وہ بددل ہو کر باہر چلا جاتا ہے۔

انگلستان میں مجھے کئی انگریز اسی طرح ملے۔ جب میں شروع شروع میں یہاں آیا ہوں مجھ سے جب باتیں ہوئیں اس موضوع پر کہ کیا وجہ ہے کہ لوگ باہر نکل گئے۔ آئے اور باہر نکل گئے۔ کہنے لگے کہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اسلام پر مطمئن نہیں تھے بڑی سنجیدگی سے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ مطمئن تھے، قربانیاں دیں۔ مگر ہمارے انگلستان کے احمدی معاشرے نے جو غیر ملکوں سے آیا تھا اس نے ایک طرف سے بلایا اور دوسری طرف سے دھکے دے کر باہر نکال دیا بدسلوکی کی وجہ سے۔ اور بعض دفعہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بدسلوکی عمداً نہیں ہوتی ایک آدمی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بداخلاقی کر رہا ہوں۔ لیکن عملاً بداخلاقی کر رہا ہوتا ہے۔ اگر آپ فرض کریں کہ آپ افغانستان جائیں اور افغانستان میں کوئی مذہب ان کا ہو وہ آپ کو قبول کرنے پر آمادہ کر لیں اور اس کے بعد جب آپ جائیں وہ آپس میں پشتو بولنا شروع کر دیں اور آپ کو ایک طرف چھوڑ دیں تو کیا اثر آپ کے اوپر پڑے گا۔ بہت سی جرمن خواتین بھی ایسی ہیں جن کے ساتھ یہ بدسلوکی ہوئی۔ وہ خواتین میں آتی ہیں اور پاکستانی خواتین آپس میں باتیں شروع کر دیتی ہیں وہ بیچاری ایک طرف بیٹھی رہتی ہیں کوئی ان سے پوچھتا نہیں کہ آئیے تشریف رکھیے بیٹھیں آپ کے مسائل کیا ہیں ہم کس طرح خدمت کر سکتی ہیں ان کے گرد حلقہ بنانا چاہیئے کہ ہم مرکز میں ہیں یہاں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے

آپ نے محبت میں پہل کرنی ہے۔

ورنہ آپ محبوب نہیں بنیں گے اس قوم کے۔ عشق اول در دل معشوق پیدا می شود کا یہ مطلب ہے۔ آپ کو وارفتگی کا اظہار کرنا چاہئیے ان سے اسلام کی خاطر جھکنا چاہیئے ان کے سامنے۔ تجلیاں نوں کی آوازیں دینی چاہئیں سر آنکھوں پر بٹھانا چاہیئے ہر طرح عزت اور احترام اور پیار کا سلوک کرنا چاہیئے۔ اگر آپ یہ کریں گے تو آپ سے دس گنا بڑھ کر یہ اسلام کی خدمت کی اہلیت رکھتے ہیں میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں۔ اس قوم میں بڑی ہمتیں ہیں یہ بڑی تعداد و صلاحیتیں ہیں بڑی محنت کی عادت ہے۔ بہت سنجیدہ ہیں اپنے مقاصد میں۔ اس لئے آپ یہ اسلام کی خاطر ایک عظیم الشان قوم کے دل فتح کرنے والے ہوں گے اگر آپ یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں کریں لیکن بسا اوقات ان کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ باہر سے یہاں ہم آتے ہیں اکثر اپنے معاشرے سے آتے ہیں جہاں اقتصادی معیار یہاں سے بہت تھوڑا ہے جہاں دیگر پابندیاں بہت ہیں۔ یہاں اقتصادی معیار بلند ہو جاتا ہے پابندیاں اٹھ جاتی ہیں۔ نگران آنکھیں ہٹ جاتی ہیں۔ والدین اُسی ملک میں بیٹھے ہیں کوئی دیکھنے والا نہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں صرف ایک بات بھول جاتے ہیں کہ

خدا دیکھنے والا ہے

اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب ہم آزاد بھی ہیں اب پیسہ خدا نے توفیق بھی دیدی ہے اس لئے جو چاہیں کرتے پھریں اس سے ہزار کئی قسم کی اخلاقی کمزوریاں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو جو بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں آپ اہمیت دیں اس لئے کہ یہ چھوٹی باتیں نہیں ہیں۔

اسلام کی اس عظیم جنگ میں فتح و شکست کا فیصلہ

ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہو جانا ہے۔ اگر آپ ان کی طرف توجہ دیں اور ان کو اہمیت دیں اور بڑی سنجیدگی سے زبانیں سیکھیں اور بڑی سنجیدگی سے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں جن جرمن عورتوں سے آپ میں سے بعض نے شادیاں کی ہیں اگر شروع میں بدقسمتی سے یہ نیت بھی تھی کہ میں ان سے شادی کروں اسائلم لینے کی خاطر یا وطنیت لینے کی خاطر شادی کی ہے تو اب استغفار کریں اور توبہ کریں ان سے حسن سلوک کریں ایسا حسن سلوک کہ

وہ یہ کہ ان کا دل گواہی دے کہ اسلام سے زیادہ انسان کا کوئی اور محسن مذہب نہیں ہو سکتا۔

اس کے برعکس میں یہ نظارے بھی دیکھتا ہوں کہ بعض پاکستانی شادیاں کرتے ہیں اُن کے حقوق ادا نہیں کرتے اُن کی وجہ سے وطنیت لے لیتے ہیں اُن کے سہارے سے اس وطن میں رہنے کا حق حاصل کر لیتے ہیں اس وطن کی زمین کا نمک چاٹتے ہیں اور پھر ان کا حق ادا نہیں کرتے ان سے بدسلوکیاں کرتے ہیں بعض دفعہ مارتے بھی ہیں۔ بعض دفعہ زیادتیاں کرتے ہیں۔ بعض دفعہ شرابیں پیتے ہیں اور باہر رہ جاتے ہیں۔ آپ کہیں گے بہت کم تعداد ہے چاہے کم بھی ہو

سفید کپڑے کا داغ

تو ضرور ہے اور یہ ممکن نہیں کہ سفید کپڑے کا داغ نظر نہ آئے۔ سفید کپڑا نظروں سے غائب ہو جاتا ہے اور داغ نمایاں حیثیت اختیار کر لیتا ہے دیکھنے والے انگلیاں اٹھاتے ہیں یہ لوگ خود آپ کو اعتراض کا نشانہ بناتے ہیں کہتے ہیں کہ دیکھو یہ اسلام ہے۔ کہنے کا کچھ اور ہے اور کرنے کا کچھ اور ہے۔ اس طرح ان لوگوں نے ہم سے فائدے اٹھائے اور اس طرح بعد میں دھتکار دیا۔ آپ کا تو فرض ہے کہ دوہری محبت کے ساتھ ان قوموں کے حقوق ادا کریں اور ان کو یہ محسوس کرائیں کہ ہم آپ کو جو اسلام کی طرف بلاتے ہیں آپ کی خاطر بلاتے ہیں ہمیں آپ سے پیار ہے ہمیں آپ سے محبت ہے ہم آپ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ ایسا کرنے میں اگر آپ کامیاب ہو جائیں تو ہر سال آپ کا نقشہ بدلنے لگے گا۔ احمدیت ہر آئندہ سال کئی نئی منازل پر ہی طرف آگے بڑھتی ہوئی پائی جائے گی۔ نہ کہ ہر دفعہ اسی مقام پر اور ہر دفعہ جرمن احمدیوں اور جرمن مسلمانوں کی تعداد میں اتنا نمایاں اضافہ ہوگا کہ خدا کے فضل کے ساتھ دیکھتے دیکھتے جماعت احمدیہ میں اکثریت جرمن احمدیوں کی ہو جائے گی۔

یہ ایک انتہائی ضروری امر ہے میں بار بار آپ کو دوبارہ اس طرف توجہ دلاتا ہوں سہ بارہ توجہ دلاتا ہوں کہ

یورپ کو اگر آپ نے بچانا ہے

ہلاکت سے۔ تو جرمن قوم کو ہلاکت سے بچائے بغیر یورپ نہیں بچ سکتا۔ اس قوم کو اولیت حاصل ہے پہلے ان کی طرف توجہ دیں ان کو سنبھالیں پھر یہ سارا کام خود کریں گے اسلام کی خاطر بغیر ہی صف اول کے خادم دین بن جائیں گے۔ اور اگر آپ جرمن قوم کو سنبھال لیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ یورپ کی تقدیر بھی بدل جائیں گی۔ اور اگر یورپ مسلمان ہو جائے تو ساری دنیا کے لئے مسلمان ہونے کے بغیر چارہ نہیں رہے گا۔ ایسی صورت میں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہوگا اور ضرور مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہوگا۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف سچی نکلے گی۔

پس اے اسلام کے مغرب سے سورج طلوع ہونے کی تمنا رکھنے والو! تمہاری محنتوں سے تمہاری کوششوں سے تمہاری توجہ سے اور تمہاری قربانیوں سے یہ مغرب میں ڈوبتا ہوا سورج دوبارہ اُبھر آئے گا اور سارے عالم کو روشن کر دیگا پس یہی پیغام تھا جو میں نے آپ کو دینا تھا میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالیٰ سنجیدگی سے آپ کو ان باتوں کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک نعرہ ہائے تکبیر تو وہ ہیں جو آپ زبان سے بلند کرتے ہیں۔ ایک نعرہ ہائے تکبیر وہ ہیں جو دل کی گہرائیوں میں ادا ہوتے ہیں اور آسمان تک پہنچنے والے وہی نعرہ ہائے تکبیر ہیں جو دل کی گہرائیوں میں اور اس کے گوشوں میں سے اٹھتے ہیں۔ خدا پاتال تک کی نظر رکھتا ہے اور پاتال تک پہنچتا ہے اور خدا کے نزدیک وہی سب سے زیادہ مقبول تکبیر کا نعرہ ہے جو دل کی گہرائیوں میں ادا ہو کیونکہ اس سے ساری زندگی پر اثر پڑتا ہے اس سے ساری زندگی کے ہر عمل پر خدا غالب آ جاتا ہے اور حقیقتاً خدا بڑا ہو جاتا ہے یعنی جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے آپ ایک بڑے خدا سے روشناس ہونے لگے ہیں۔

پس خدا کرے کہ جلد تر احمدیت مغربی جرمنی میں پھر مشرقی جرمنی میں اور پھر یورپ میں اور پھر مشرق اور مغرب میں ہر طرف غالب آ جائے اور ہم جلد تر وہ فتح کا دن دیکھیں جس کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے جس...

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلسِ علم و عرفان

منعقدہ مؤرخہ ۵ر جولائی ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

مُرتّبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ

سوال:۔ حضرت مسیح موعودؑ اور دوسرے بزرگان کی قبروں پر جا کر دُعا کرنے کی کیا اہمیت ہے؟

ج:۔ فرمایا۔ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہمیں دُعا کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دُعا کا ایک لازمی جزو صدقِ دل سے رقّت کا طاری ہونا ہے۔ خواہ وہ کسی ڈر اور خوف کی وجہ سے ہو یا کسی کی محبت کی وجہ سے۔ دل جب گداز ہو جائے تو دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دُعا کے قبول ہونے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ اسی طرح دوسری جگہ فرمایا۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ کہ کون ہے جو دُعاؤں کو سُنتا ہے جب کہ انسان سخت مایوسی کی حالت میں دُعا مانگتا ہے مضطر کا مطلب ہے کہ جب انسان کی ایسی حالت ہو کہ نجات کا راستہ اسے نظر نہ آتا ہو۔ ایسے وقت میں جب وہ خدا کی طرف جھکتا ہے تو خدا اُس کی سُنتا ہے اور اس کو تکالیف سے نجات دلاتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چند بُت پرست سمندر میں سفر کرتے ہوئے سخت طوفان میں گھر گئے۔ جب اُنہیں اپنے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو انہوں نے ایک خدا کو پکارنا شروع کیا کہ اے خُدا تُو ہمیں بچا لے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آئندہ تیرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ صدقِ دل سے مانگی ہوئی دُعا قبول کر لیتا ہے یہ جانتے بُوجھتے کہ یہ لوگ جا کر دوبارہ شرک میں مبتلا ہو جائیں گے۔ لیکن مصیبت انسان کے دل میں صدق اور رقّت پیدا کر دیتی ہے اور ایسے وقت میں دل کی گہرائیوں سے نکل کر دُعا شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے۔ قبولیتِ دُعا میں جذبات نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں لہٰذا جب ہم اپنے کسی پیارے کی قبر پر جاتے ہیں تو اُس شخص سے دلی تعلق کی وجہ سے انسان کے دل میں خاص جذبات پیدا ہوتے ہیں اور انسان اپنے آپ کو سوز و گداز کی حالت میں پاتا ہے۔ لہٰذا جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کی قبر پر جاتے ہیں تو ہمارے دل میں نہایت لطیف جذبات پیدا ہوتے ہیں اور رقّت طاری ہو جاتی ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو دوسرے جذبات کے ساتھ مل کر قبولیت دُعا کا موجب بنتی ہے۔ اس لئے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ وہاں پر مانگی ہوئی دُعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے صرف اور صرف یہی وجہ ہے ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کی نعشِ مبارک سے نزدیکی کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

سوال:۔ کیا قرضہ دیتے ہوئے یہ شرط عائد کی جا سکتی ہے کہ قرضہ کی واپسی کے وقت INFLATION کو ملحوظ رکھ کر زائد رقم ادا کی جائے۔

ج:۔ فرمایا۔ قرضہ کے متعلق سب سے پہلا اور ضروری امر یہ ہے کہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق قرضہ لیتے اور دیتے وقت قرضہ کی رقم اور اس کی واپسی کی شرائط کو باقاعدہ تحریر میں لانا چاہیئے کہ قرضہ کب اور کس طرح واپس کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو وہ قرآن کریم کی تعلیم کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے تکلیف اُٹھاتا ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ قرضہ کی واپسی کے وقت INFLATION کے حساب سے قرضے کی ادائیگی کی جائے تو میری رائے میں قرضے کی ادائیگی کے وقت اس کی قیمت کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کی گنتی کے لحاظ سے قرضہ واپس کرنا ہوگا۔ قرضہ دینے والا جب ایک دفعہ قرض دیدیتا ہے تو پھر قرضہ لینے والا اس کے ساتھ جو چاہے کرے اس کا قرضہ دینے والے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں وہ قرضہ وقتِ مقررہ پر اسی گنتی کے لحاظ سے واپس کر دینا ہی کافی ہے۔ اگر کوئی قرضہ دینے والا یہ شرط لگائے کہ واپسی کے وقت INFLATION کو مدِّنظر رکھ کر قرضہ واپس کیا جائے تو اسلامی عدالت میں ایسی شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اسلامی شریعت کے مطابق ایسی شرط کی جس کو دین فاسد قرار دیتا ہے، کوئی حیثیت نہیں۔ لہٰذا اسلامی عدالت کا قاضی اس کے خلاف فیصلہ دے سکتا ہے۔

سوال:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں جو "اُمّی" کا لفظ استعمال ہُوا ہے اس کے کیا معنے ہیں جبکہ آپؐ ساری دُنیا کو علم و حکمت سکھانے کے لئے تشریف لائے۔

ج:۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ اور دوسری جگہ آنحضرتؐ کو اُمّی نبی کہہ کر مخاطب فرماتا ہے۔ پہلی جگہ پر اللہ تعالیٰ اُس وقت کی عرب قوم کی حالت کو بیان فرماتا ہے کہ تمام قوم علم سے ناآشنا تھی جبکہ ان کے ارد گرد کے ملکوں میں اعلیٰ تعلیمیافتہ اقوام تھیں۔ اسی عرب قوم میں سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو چُن لیتا ہے اور اسے تمام دنیا کا اُستاد بنا دیتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ موازنہ کر رہا ہے، عرب قوم کی اسلام سے پہلی حالت اور بعد کی حالت کا کہ کیا تم دیکھ نہیں سکتے کہ کیا معجزہ واقع ہُوا ہے۔ تم میں سے ایک شخص جو تمہاری ہی طرح پڑھنے لکھنے کے علم سے نابلد تھا۔ اللہ تعالیٰ کی وحی حاصل کرنے کے بعد تمہیں دانائی اور حکمت کی باتیں سکھانے لگ گیا جو اس سے پہلے تم نے سُنی نہیں تھیں اور صرف تمہیں ہی نہیں بلکہ تمام دُنیا کا اُستاد بن گیا۔ صرف تمہارے زمانے تک ہی محدود نہیں، آئندہ بھی جب کبھی دنیا میں جہالت پھیلے گی اس نبی کی روشنی سے دوبارہ علم کا نور پھیلے گا۔

لفظ "اُمّی" کے ایک سرے پر "اُمّیت" اور دوسرے سرے پر علم و حکمت ہیں۔ بس یہی اس کا مطلب ہے کہ ایسا شخص جو لکھ اور پڑھ نہ سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس لفظ کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: لا نکتب ولا نحسب یعنی نہ ہم پڑھ سکتے ہیں اور نہ حساب کر سکتے ہیں۔ اُمّی لفظ کا یہی مطلب ہے اور مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں مجھے اس لفظ میں کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔"

(منقول از ہفت روزہ النصر لندن)

دُنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کیلئے داعی الی اللہ بن جائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

" اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ساری جماعت، جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بہترین رنگ میں داعی الی اللہ بن جائیں۔ کیونکہ زمانے کے تیور بگڑ چکے ہیں۔ خوفناک ہلاکتیں مُنہ پھاڑے تیزی کے ساتھ دُنیا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یہ وقت گذر گیا تو پھر یہ قومیں آپکے ہاتھ سے نکل جائیں گی۔ آج نفسیاتی لحاظ سے اس سے بہتر اور کوئی وقت نہیں ہے کہ آپ ان کو حق کی طرف بلائیں اور ان کے لئے امن کا انتظام کریں ورنہ اگر عالمی مصیبتیں ٹوٹیں تو پیشتر اس کے کہ ہم دُنیا کو ہدایت دے سکیں، کہیں بدوں کے ساتھ نیک بھی پِس کر نہ رہ جائیں .... پس ایسے خوفناک وقت سے بچنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے تبلیغ کے کام کو تیز کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو حوصلہ دے۔ صبر دے۔ دُعاؤں کی توفیق دے۔ ایسے نشانوں کے ساتھ آپ پر جن کو بھی ظاہر ہو اور راتوں کو بھی آپ کو یہ محسوس ہو کہ ایک زندہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔"

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

کتب احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف

ادارہ

حدیث کی تعریف

حدیث ایک عربی لفظ ہے جس کے بنیادی معنی ایسی نئی بات کے ہیں جو یا تو بالکل ہی نئی ہو یا نئے انداز میں پیش کی گئی ہو چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی نئے اور بیش بہا حقائق پر مشتمل ہے اس لئے اس کا نام اصطلاحاً حدیث رکھا گیا۔"

"پس حدیث اس مقدس کلام کا نام ہے جو ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی زبان مبارک سے نکلا یا جس میں آپ کی پاکیزہ زندگی کا کوئی چشم دید واقعہ بیان کیا گیا۔ اور پھر آپ کے صحابہؓ اور بعد کے مسلمان راویوں کے ذریعہ وہ کچھ عرصہ کے بعد تحریر میں لا کر محفوظ کر لیا گیا۔"

راویوں کے طبقات

"سب سے اوپر کا مسلمان راوی جس نے کوئی بات براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنی ہو یا آپ کو کوئی کام کرتے ہوئے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو صحابی کہلاتا ہے۔ اس سے نیچے کا راوی جو صحابی سے سن کر آگے روایت کرتا ہے تابعی کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے تبع تابعی کہلاتا ہے اور اس کے بعد عام راویوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حافظہ اور سمجھ اور دیانت کے لحاظ سے بھی راویوں کے مختلف طبقات سمجھے جاتے ہیں۔"

حدیث کی مشہور کتابیں

حدیث کی روایتیں عموماً دوسری صدی ہجری کے وسط سے لے کر تیسری صدی ہجری کے آخر تک جمع ہو کر کتابی صورتوں میں مرتب کر لی گئی تھیں۔ ان میں سے چھ کتابیں خاص طور پر زیادہ صحیح اور زیادہ مستند سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے ان چھ کتابوں کا نام صحاح ستہ (یعنی حدیث کی چھ صحیح کتابیں) مشہور ہو گیا۔ یہ کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری۔ مرتبہ امام محمد بن اسماعیل البخاری (ولادت ۱۹۴ھ وفات ۲۵۶ھ) امام بخاری کی یہ کتاب حدیث کی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ صحیح اور سب سے زیادہ مستند سمجھی جاتی ہے۔

۲۔ صحیح مسلم:۔ مرتبہ امام مسلم بن الحجاج النیشاپوری (ولادت ۲۰۴ھ وفات ۲۶۱ھ) نہایت عمدہ اور قابل اعتماد مجموعہ سمجھی جاتی ہے۔ اکثر محدثین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو ملا کر "صحیحین" (یعنی حدیث کی دو صحیح ترین کتابیں) کا نام دیتے ہیں۔

۳۔ جامع ترمذی:۔ مرتبہ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ) آپ امام بخاری کے شاگرد تھے ان کا مجموعہ احادیث نہایت اعلیٰ مقام پر مانا جاتا ہے۔

۴۔ سنن ابو داؤد:۔ مرتبہ۔ امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ) فقہی مسائل کی تدوین میں ان کو بہت ارفع مقام حاصل ہے۔

۵۔ سنن النسائی:۔ مرتبہ امام احمد بن شعیب النسائی (ولادت ۲۱۵ھ وفات ۳۰۳ھ) حدیث کے بڑے ائمہ میں سے ہیں۔

۶۔ سنن ابن ماجہ:۔ مرتبہ امام محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی (ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۳ھ)

ان جملہ محدثین نے صحیح حدیثوں کی تلاش اور چھان بین میں اپنی عمریں خرچ کر کے لاکھوں حدیثوں کے ذخیرہ میں سے اپنے مجموعوں کا انتخاب کیا ہے۔ لاریب تمام عالم اسلام کو ان بزرگوں کا دلی شکر گزار ہونا چاہیئے۔ (وجزاہم اللہ احسن الجزاء)

حدیث کی ان چھ مشہور کتابوں کے علاوہ مندرجہ ذیل دو کتابیں بھی بہت مشہور ہیں۔

۱۔ موطا:۔ مرتبہ امام مالک ابن انس المدنی (ولادت ۹۵ھ وفات ۱۷۹ھ) امام مالک حدیث کے امام ہونے کے علاوہ فقہ کے بھی امام سمجھے جاتے ہیں۔ یعنی وہ فقہ کے ان چار مشہور اماموں میں سے ہیں جنہیں مسلمانوں کا بیشتر حصہ فقہی امور میں قابل تقلید خیال کرتا ہے۔ امام مالک کے فقہ پر عمل کرنے والے مسلمان مالکی کہلاتے ہیں۔

۲۔ مسند احمد:۔ مرتبہ امام احمد بن حنبل البغدادی (ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ) آپ بھی حدیث اور فقہ ہر دو کے امام سمجھے جاتے ہیں ان کے فقہ پر عمل کرنے والے مسلمان حنبلی کہلاتے ہیں۔ فقہ کے باقی دو امام۔ امام ابو حنیفہ (ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ) اور امام شافعی (ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ) امام ابو حنیفہ جن کے مقلدین کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ عرف عام میں امام اعظم کہلاتے ہیں۔

حدیث کی اقسام

● ۱۔ حدیث قولی۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ بیان کئے گئے ہوں۔

● ۲۔ حدیث فعلی۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول کا ذکر نہ ہو بلکہ صرف فعل کا ذکر ہو۔ مثلاً یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں موقع پر یہ کام کیا یا فلاں دینی فریضہ اس رنگ میں ادا فرمایا۔

● ۳۔ حدیث تقریری۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول یا فعل تو بیان نہ کیا گیا ہو لیکن یہ ذکر ہو کہ آپ کے سامنے فلاں شخص نے فلاں کام کیا یا فلاں بات کہی اور اسے آپ نے اس کام کے کرنے یا اس بات کے کہنے سے نہیں روکا۔ دراصل عربی زبان میں تقریر کے معنی بولنے کے نہیں ہوتے بلکہ کسی بات کو برقرار رکھنے کے ہوتے ہیں۔

● ۴۔ حدیث قدسی۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ یا فعل منسوب کیا ہو۔ مثلاً یہ فرمایا ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس اس طرح ارشاد فرمایا ہے اور یہ بات قرآنی وحی کے علاوہ ہو۔

● ۵۔ حدیث مرفوع۔ یعنی وہ حدیث جس کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو اور آپ کی طرف کوئی بات براہ راست منسوب کی گئی ہو۔

● ۶۔ حدیث موقوف۔ یعنی وہ حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کی بجائے کسی صحابی تک آکر رک جاتی ہو۔ مگر اس حدیث کی نوعیت اور صحابی کا انداز بیان ایسا ہو کہ یہ قیاس کیا جائے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی گئی ہو گی۔ اس کے علاوہ حدیث کی یہ اقسام ہیں۔

۷۔ حدیث متصل ۸۔ حدیث منقطع
۹۔ حدیث صحیح ۱۰۔ حدیث ضعیف
۱۱۔ حدیث موضوع۔

حدیث اور سنت میں فرق

حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال کا نام ہے جو راویوں کی زبانی روایت کی بنا پر سینہ بسینہ پیچھے آئے اور ایک سو یا ڈیڑھ سو یا دو سو اڑھائی سو سال کے بعد لوگوں کے سینوں سے جمع ہو کر کتابی صورت میں مرتب کر لئے گئے۔

لیکن اس کے مقابل پر سنت کسی لفظی روایت کا نام نہیں ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تعامل کا نام ہے جو آپ نے دینی امور میں اختیار فرمایا اور اپنی زندگی میں اپنے صحابہؓ کو اس پر قائم فرما دیا۔ اور پھر اسی طرح عملی نمونہ کی صورت میں یہ تعامل بعد میں آنے والے لوگوں تک پہنچا۔

پس سنت حدیث سے ایک بالکل علیحدہ اور جدا گانہ چیز ہے اور حدیث کی نسبت بہت زیادہ وزن اور پختگی کا پہلو رکھتی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلامی شریعت کی اصل بنیاد قرآن شریف اور سنت پر ہے۔ کیونکہ قرآن خدا کا کلام ہے اور سنت اس کی تشریح ہے جو خدا کے رسولؐ نے اپنے فعلی نمونہ سے قائم فرمائی۔ اور صحابہؓ نے اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ بعد والی نسل کو پہنچایا اور پھر بعد والی نسل نے اس سے بعد والی نسل کو پہنچایا اور اس طرح ایک شمع سے دوسری شمع روشن ہوتی چلی گئی۔ ایک حدیث میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقِیْهًا وَكُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا

(بیہقی)

یعنی جو شخص میری امت کی اصلاح اور بہبودی کی غرض سے میری چالیس حدیثیں محفوظ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایک عالم دین اور فقیہ کی صورت میں کھڑا کرے گا۔ اور میں اس کے لئے خدا کے حضور شفاعت کرنے والا اور اس کے ایمان کا گواہ ہوں گا۔

(ماخوذ از "چالیس جواہر پارے" تالیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

درخواست دعا

● عزیز مبشر احمد صاحب ابن مکرم ایم محمود احمد صاحب مالک سرینی چندن اگربتی ورکس ۱۰۱ روپے اعانت بدر میں اور مکرمہ مسز قرانہ عطاء صاحبہ نے خود دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۵۔ مکرم سیٹھ طاہر احمد صاحب جنتہ کنٹہ اپنے بچوں کے عقیقہ کی خوشی میں بطور شکرانہ بکمد ۱۰۱ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے عزیزان کی صحت و سلامتی، نیک صالح و خادم دین بننے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

کلام اللہ میں ختم نبوت کی تلاش

از مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی ریٹائرڈ اسسٹنٹ سیکرٹری حکومت آندھرا

دوام خدا بندی۔ قرآن کریم دنیا کا ایسا شاندار اور ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے جس میں دنیا کے سارے مسائل کا خواہ وہ کسی وقت بھی پیدا ہوں حل موجود ہے ہر قسم کے علوم مثلاً علم الحساب، تعبیر رؤیا، بدیع، عروض، امثال، قیافہ، صرف، رجال، خلاق، تشریح النفس، تاریخ، جغرافیہ، ہیئت، معیشت، درایت، تجوید وغیرہ سب ہی اس میں مندرج ہیں۔ اس کا نام بھی اپنے اندر ایک اعجاز رکھتا ہے یہ لفظ مشتق ہے قرء سے جس کے ایک معنی ہیں اکٹھا کیا، جمع کیا، اور دوسرے معنی ہیں پڑھا۔ پہلے معنی کے لحاظ سے یہ کتاب جامع یا اکٹھا کرنے والی ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے پڑھی جانے والی دونوں معنوں کی روشنی میں قرآن کریم کو جملہ آسمانی کتب پر بلین فضیلت حاصل ہے جس قدر مسائل روحانی، معاشی، معاشرتی، اخلاقی، تمدنی اور مذہبی حقوق کو قرآن کریم اپنے اندر رکھتا ہے دنیا کی کسی کتاب میں نہ ملے گی اور جس کثرت سے وہ پڑھا جاتا ہے وہ بے نظیر ہے چوبیس گھنٹوں میں ایک کوئی ثانیہ تو کیا اگر اس کا کروڑواں حصہ بھی بنتا ہو تو اس میں بھی قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو گا۔ دنیا گول ہے اور دنیا کے ہر خطہ میں امت محمدیہ موجود ہے اب انسان غور کر کے دیکھ لے کہ جب پانچ وقت کی نمازوں میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو کوئی ثانیہ یا اس کا کونسا حصہ ایسا ہو گا جبکہ قرآن مجید نہ پڑھا جا رہا ہو اس کلام خدا وندی میں نبی و رسول کے الفاظ اور ان کے جمع کے صیغے بھی کافی ملتے ہیں اور جب اس بلند ترین روحانی مرتبہ کی تلاش کی گئی تو دو آیتیں ایسی ملیں جن میں اس اعلیٰ ترین اعزاز روحانی کا لفظ اور اس کے جاری رہنے کا ذکر ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

۱۔ ووھبنا لہٗ اسحٰق ویعقوب و جعلنا فی ذریتہ النبوۃ۔

(سورۃ عنکبوت آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے اسے یعنی (ابراہیمؑ کو) اسحٰق اور یعقوب بخشے اور اس کی ذریت میں نبوت بھی جاری رکھی تھی۔

۲۔ ولقد ارسلنا نوحًا و ابراہیم و جعلنا فی ذریتھما النبوۃ۔

(سورۃ حدید آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اور ہم نے نوح اور ابراہیمؑ کو بھی رسول بنا کر بھیجا تھا اور ان کی ذریت میں نبوت جاری رکھی تھی۔

ہم پانچ وقت کی نمازوں میں درود شریف پڑھتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کی جاتی ہے کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم اور بارک علیٰ محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم۔ سورۃ نساء کی ۷۰ ویں آیت میں سرور کائنات صلعم کے اعلیٰ ارفع اور اعظم مرتبہ کا ان الفاظ میں اظہار ہے ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔

اور جو اللہ تعالیٰ اور آپ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کریں گے انہیں روحانی درجات نبی، صدیق، شہید اور صالح سے نوازا جائیگا اگر مع کے معنی ساتھ کے کریں گے تو یہ معنے بنیں گے کہ اللہ تعالیٰ اور آپؐ کی کامل اتباع میں یہ درجے تو نہ ملیں گے بلکہ دوسرے انبیاء کے کامل متبعین نے یہ درجے حاصل کئے ہونگے تو سرور کائنات صلعم کے کامل متبعین ان سابقہ بزرگوں کے ساتھ ہوں گے ان درجوں سے نوازے نہ جائیں گے جس طرح توفنا مع الابرار میں مع کے معنی ساتھ کے نہیں کئے جاتے ورنہ کوئی مسلمان یہ دعا کرتا ہے کہ کوئی نیک آدمی وفات پا رہا ہو تو اس کے ساتھ مجھے بھی وفات دیدے بلکہ اس دعا میں یہی التجا ہے کہ ایسی حالت میں وفات دے کہ نیکوں میں سے شمار ہو۔ لیکن سرور کائنات صلعم کی کامل پیروی میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے روحانی اعزازات سے نوازے جانے سے ان کا ایسا جرم ہے کہ دیمدھم فی طغیانھم یعمھون کی روشنی میں یہ علماء ایسا بھٹک گئے کہ انہوں نے اپنی اس وضع کردہ ہوئی ترکیب ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک مجلس بنالی جو سرور کائنات صلعم کے اس ارشاد کا ثبوت مہیا کرتی ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جبکہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے (علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود) ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے ان علماء میں سے ہی فتنہ نکلے گا اور ان میں ہی پھر لوٹ آئیگا۔ مولانا حالی نے بھی اپنے ایک شعر میں نقشہ کھینچا ہے۔ لکھتے ہیں:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی

اسلام کا فقط رہ گیا نام باقی

سورہ احزاب کی آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد صلعم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور (رسول بھی ایسی ممتیز شان کے کہ) سارے نبیوں کے خاتم ہیں۔ خاتم کے معنی مہر کے ہیں یعنی سارے نبیوں کی تصدیق کرنے والے کے ہیں مہر تصدیق کے لئے استعمال ہوتی ہے چنانچہ آج بھی کسی امر کا کوئی صداقت نامہ پیش کرنا ہو تو اس پر تصدیق کنندہ کی مہر درکار رہتی ہے۔ اس آیت پر ذرا غور و تدبر اس امر کو واضح کر دیگا کہ رسول کریم صلعم کی بے نظیر اور مہتم بالشان شخصیت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے تاکہ کبھی کوتاہ بین کو یہ خیال نہ گذرے کہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد اللہ تعالیٰ نے باقی نہ رکھی اور کم سنی ہی میں لے لی تو گویا نعوذ باللہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے نہ تھے۔ اس خیال کو ذہن میں نہ آنے دینے کے لئے لیکن کا لفظ استعمال فرماتے ہوئے واضح فرمایا کہ آپ کی اولاد نہ رہی تو کیا ہوا آپ کا اعلیٰ و ارفع مقام یہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور رسول بھی اس نرالی شان اور علو مرتبت کے حامل کہ سارے نبیوں سے افضل یعنی خاتم النبیین ہیں نبیوں کو ختم کرنے والے معنی کرنا عربی زبان کے لحاظ سے نہ صرف صریحًا غلط ہے بلکہ آپ کی کسر شان کے مترادف بھی ہیں۔ فاعل، قاتل، ظالم اور عالم کے درمیانی حرف پر زبر کے بجائے زیر ہوتی تو ایسے معنے بن سکتے تھے مثلاً عالم کے ل پر زیر کے بجائے زبر لگادیں تو اس کے معنے دنیا کے ہو جاتے ہیں نہ کہ علم رکھنے والے کے یوں بھی آپ کے قبل کے سارے انبیاء ختم ہو ہی چکے تھے تو پھر نبیوں کے ختم کرنے والے بیان کرنا کس طرح آپ کی شان عظیم کو بالا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ نساء کی آیت (۶۸) محولہ صدر میں آپ کا ایسا عظیم الشان مرتبہ بیان فرمایا ہے کہ آپ کے کامل متبعین جن روحانی اعزازات سے نوازے جائیں گے وہ ہیں صالح، شہید، صدیق اور نبی۔ تین اعزازات کا اقبال اور اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازے جانے سے انکار کسی کو کس طرح یطع اللّٰہ والرسول کی صف میں کھڑا کر سکے گا زیادتی کی انتہا یہ کہ نبوت کے جس اعزاز کو آل ابراہیمؑ میں جاری رکھنے کی بین ۸ آیات کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے بالمقابل اس اعلیٰ ترین روحانی اعزاز نبوت کو ختم کر دینے کی کوئی آیت نہ ہونے کے باوجود اس زمانہ کے علماء نے کسب معاش کی خاطر ختم نبوت کی ترکیب وضع کر لی تو کیا یہ یحرفون الکلم عن مواضعہ کی تعریف میں داخل نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ یہ علماء قیامت کے دن خدا کے حضور اپنا یہ جواب پیش کریں گے کہ اے اللہ تیرے کلام پاک میں اجرائے نبوت کا ذکر تو ابراہیمؑ کی آل کے بارے میں ہے اور ہمیں درود میں کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم اور کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم پڑھنے کی ہدایت ہے اور ختم نبوت کا ذکر کسی آیت میں نہ تھا تو ہم نے یہ معنے خاتم النبیین سے نکال لئے ہیں لہٰذا اس نمایاں کارگذاری کو تحریف کلام اللہ میں شامل کرنے کے بجائے اس کا سہرا ہمارے باندھ دیا جائے اس وضع کردہ ترکیب کو ہم نے ایسا اعلیٰ مقام عطا کیا کہ اس کے تحفظ کے لئے ایک مجلس بنالی جس کا نام مجلس تحفظ ختم نبوت رکھا اور مملکت پاکستان کے کرتا دھرتا سے ہم نے اگست ۱۹۷۴ء کو یہ قانون بنوالیا کہ صدر مملکت اور وزیراعظم کو اسلام کے اوامر و نواہی پر عمل کرنے کا یا ایمانیات کے لازمی اجزاء پر کاربند رہنے کا حلف لینے کے بجائے ختم نبوت پر ایمان رکھنے کا حلف لینا ضروری ہو گا۔ علماء کا یہ گروہ کلام اللہ کے خلاف وضع کردہ ترکیب ختم نبوت کی اشاعت کے لئے عالمگیر جلسہ تحفظ ختم نبوت منانے کی سعی میں لگا ہوا ہے اور کلام اللہ میں اس طرح کی تحریف پر خدا تعالیٰ کی وعید کی ذرہ برابر پرواہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ دور ہی لامذہبیت کا ایسا دور ہے جس سے ہر چھوٹا بڑا واقف ہے کاش پاکستان جو اسلامی مملکت کی دعویدار ہے وہ کلام اللہ اور سرور کائنات صلعم کے ارشادات پر عمل کی جانب متوجہ ہو اور دنیا دار علماء سوء کے چکر میں پھنس کر احمدیوں کو جو حقیقی مسلمان ہیں غیر مسلم قرار دینے ان کی مسجدوں کو تباہ کرنے اور اسلامی کلمہ کی توہین اور اذانوں پر امتناع عائد کرنے سے فوری توبہ کر لے تاکہ خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو اس لئے کہ اس طرح کا امتناع خود اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول پاک صلعم کو چیلنج کے مترادف ہے کہ حکومت پاکستان یہ کہتی ہے اللّٰہ اکبر نہ کہیں لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان محمد الرسول اللّٰہ نہ کہیں۔

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو

کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

جماعتِ احمدیہ اور علماء دیوبند کا عقیدہ دربارہ مسئلہ ختم نبوت

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے تیس۳۰ فیصلہ کن اقتباسات

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

گذشتہ دنوں دیوبند میں عالمی سطح پر تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ ایک طرح سے محض تحصیل حاصل تھی۔ کیونکہ بانی دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بڑی وضاحت سے فرما چکے ہیں کہ

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو تاہم خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس)

"پیدا ہو" کے الفاظ سادہ قابل توجہ ہیں بالکل یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے۔

فریقین کے مابین اختلاف یہ ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسرائیلی "نبی اللہ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنے والے ہیں یا آنے والے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حسب دعویٰ "اُمتی نبی" ہیں۔ یہ اختلاف ختم نبوت کا اختلاف نہیں ہے بلکہ محض تعیین شخصیت کا اختلاف ہے۔ جو نہایت آسانی کے ساتھ مسئلہ وفات و حیاتِ مسیح کے ذریعہ سے حل ہو سکتا ہے بلکہ ہو چکا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیس آیات اور حدیث نبوی سے ۱۲۰ سال عمر حضرت مسیحؑ کی ثابت کر دی ہے۔

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح محمدی اور مہدی معہد چہار دہم کی تحریرات کے تیس۳۰ اقتباسات ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ اور ہر احمدی کس محبت و خلوص اور عقیدت کے ساتھ اور کس یقین و وثوق کے ساتھ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جو اس حقیقت کی بھی غمازی کرتا ہے کہ غیر احمدی علماء نے جماعت احمدیہ کو منکرین ختم نبوت قرار دینے میں سراسر ظلم و تعدی اور بدترین بے انصافی کی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ آپ جماعت احمدیہ کا پورا لٹریچر چھان جائیے کسی ایک جگہ بھی آپ کو ختم نبوت کا انکار دکھائی نہ دے گا۔ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

ختم نبوت پر تیس۳۰ اقتباسات :-

(۱) "سبحان اللہ ثم سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ امت جس کے حقیر سے حقیر چاکر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اللّٰھم صل علٰی نبیک وحبیبک وافضل الرسل خاتم النبیین محمد و آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۶ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

(۲) "ہمارا اعتقاد جو ہم دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ بفضل توفیق باری تعالےٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھوں اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۳) "میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(تقریر واجب الاعلان صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۴) "ہمارا اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول (سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام رسولوں سے بہتر اور سب رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔ اور افضل ہر ایسے انسان سے جو آئندہ آئے یا گزر چکا ہو۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۲ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

(۵) "تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود و سلام اس کے نبیوں کے سردار پر جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوقات اور ہر ایک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر الانبیاء ہے۔ ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفےٰؐ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔"

(نور الحق صفحہ ۱ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۶) "وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۷) "مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے۔ اور وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

(۸) "مجھ کو خدا کی عزت و جلال کی قسم کہ میں مسلمان ہوں اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور تمام رسولوں اور تمام فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور میں ایمان رکھتا ہوں اس پر کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۹) "درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اولین و آخرین کے سردار ہیں اور آپ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں۔ اور آپ کے اصحاب پر کہ حق کا نشان اور اللہ تعالےٰ کی حجت ہیں۔ اہل جہان کے لئے۔"

(انجام آتھم صفحہ ۷۳ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

(۱۰) "اگر دل سخت نہیں ہو گئے تو اس قدر دلیری کیوں ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(۱۱) "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۸۳ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

(۱۲) "قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرت نے لا نبی بعدی فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنے کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵)

(۱۳) "قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاء ٹھہراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو صحیح مسلم وغیرہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ وہاں حقیقی نبوت مراد ہے اب ظاہر ہے کہ جب وہ اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء ٹھہر سکتے ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۹۱ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

(۱۴) "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

(۱۵) "قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔"

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

(۱۶) "ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔"

(ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

(۱۷) "[illegible] عقیدہ کی رو سے جو [illegible] سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔"

([illegible] صفحہ [illegible] مطبوعہ [illegible])

(۱۸) "ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں ہمارے سید و مولیٰ [illegible] [illegible] ہمارے سید [illegible] خاتم الانبیاء"

اور اتقنم الرسل والاصفیاء والصالحین والمعصومین والاتقیاء۔ حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ جناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے [illegible] شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں۔ جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بتازہ صدہا نشان الیسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۵ نمبر یہ ۱۹۰۲ء)

(۱۹) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے۔ اور اب کمالِ نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہو گا۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہو گا۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

(۲۰) "صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں اُمتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نبوت بباعث اُمتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے کوئی مستقل نبوت نہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۷۸)

(۲۱) "ہم مسلمان ہیں۔ ایمان رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی کتاب فرقانِ حمید پر اور ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں۔ اور وہ سب دینوں سے بہتر دین لائے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

(۲۲) "پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا ہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سید و مولیٰ الختم ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۱۹۰۴ء)

(۲۳) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔"

(پیغام امام صفحہ ۳ لیکچر ۱۹۰۵ء)

(۲۴) "مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین رکھتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

(۲۵) "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

(۲۶) "ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۲۷) "وانّ نبیّنا خاتم الانبیاء ولا نبی بعدہٖ الا الذی ینوّر بنورہٖ ویکون ظہورہ ظل ظہورہٖ۔"

(الاستفتاء صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۲۸) "اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۲۹) "خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

(۳۰) "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدار اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے...... اور جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے۔ اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے .... ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں اور اُمتی بھی تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کر آنے والے مسیح اُمتی بھی ہو گا اور نبی بھی ہو گا۔ ورنہ وہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کے بارے میں ایک جھوٹی اُمید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامن گیر ہے۔ وہ اُمتی کیونکر بن سکتے ہیں۔ کیا آسمان سے اُتر کر نئے سرے سے وہ مسلمان ہوں گے اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔"

(مکتوب نوشتہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء مطبوعہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

ان عظیم الشان اور روح پرور تحریرات کی موجودگی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کو ختم نبوت کا منکر قرار دینا جماعت احمدیہ پر ایک ایسا بہتانِ عظیم ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ؎

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

فہرست ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ۱۹۸۷ء

(۱)	محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے	ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ
(۲)	" مرزا وسیم احمد صاحب	ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر دعوۃ و تبلیغ
(۳)	" شیخ عبد الحمید صاحب عاجز	ناظر جائیداد و ناظر تعلیم
(۴)	" چوہدری عبد القدیر صاحب	ناظر بیت المال خرچ
(۵)	" چوہدری محمود احمد صاحب عارف	ناظر بیت المال آمد
(۶)	" منیر احمد صاحب ظفر	ناظر امور عامہ
(۷)	" مولوی حکیم محمد دین صاحب	ممبر
(۸)	" سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر	"
(۹)	" سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	"
(۱۰)	" صدیق امیر علی صاحب موگرال	"
(۱۱)	" سید فضل احمد صاحب پٹنہ	"
(۱۲)	" مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ	"
(۱۳)	" مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	"

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

رشتہ ناطہ کے تعلق میں احباب جماعت بعض دفعہ لڑکے والے یا لڑکی والے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ایجاب و قبول کے لئے وکیل مقرر فرما دیتے ہیں جب کہ صاحبزادہ صاحب ان کے والدین اور لڑکے و لڑکی کے کوائف و حالات سے واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ پہلے اپنے خاندان اور رشتہ کی تفصیلات بھیجیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب سے اجازت حاصل کر کے پھر ان کو وکیل مقرر فرمایا کریں۔

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جرمن قوم میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیتیں یورپ کی دوسری سب قوموں سے زیادہ ہیں

اگر آپ جرمن قوم کو سنبھال لیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ یورپ کی تقدیر بھی بدل جائے گی!

جب تک ہر احمدی نوجوان مبلغ نہیں بن جاتا اُس وقت اسلام کی فتح کی باتوں کا ہمیں حق ہی نہیں پہنچتا

ناصر باغ گروس گیراؤ (مغربی جرمنی) میں منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ یورپ کے تیسرے سالانہ اجتماع سے حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب فرمودہ ۲۶ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء

مرتبہ :- مکرم مقصود الحق صاحب کاتب "اخبار احمدیہ" فرینکفرٹ (مغربی جرمنی)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا :-

اللہ تعالیٰ کا یہ بے حد احسان ہے کہ اُس نے خدام الاحمدیہ کے اس تیسرے اجتماع کو

غیر معمولی رونق

عطا فرمائی اور جتنی توقعات تھیں منتظمین کی ان سے بہت بڑھ کر اس اجتماع کی حاضری بڑھا دی۔ جب میں نے یہاں آنے کے بعد اندازے طلب کئے تو قائد صاحب کا اندازہ ۱۲ سو کے لگ بھگ تھا اور امیر صاحب کا اندازہ ۱۵ سو کے قریب تھا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۸ سو سے بھی زائد خدام یہاں اکٹھے ہو چکے ہیں۔ یہ خدا کا غیر معمولی احسان ہے کہ گزشتہ اجتماع کے آٹھ سو کے مقابل پر اٹھارہ سو کی تعداد بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہ بالکل غیر متوقع اللہ کا فضل ہے۔ اتنی بڑی تعداد جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ملک کو عطا ہو جائے تو یقینی طور پر اس ملک کی فتح کی بنیادیں قائم ہو جانی چاہئیں۔ اور اس حیثیت سے میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے شیروں کی طرح ہمت بلند کرتے ہوئے، ارادے بلند تر رکھتے ہوئے، کامل یقین اور توکل کے ساتھ دعائیں سے مدد مانگتے ہوئے

آج یہ عزم لے کر اُٹھیں

کہ اس ملک کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے دین کے لئے آپ نے فتح کرنا ہے۔

جب ہم فتح کی باتیں کرتے ہیں تو اسلامی اصطلاح میں فتح کی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں فتح سے مراد ملکوں اور جسموں پر قبضہ نہیں بلکہ فتح سے مراد دلوں اور روحوں پر قبضہ ہے۔ اور دلوں اور روحوں پر قبضے سے پہلے خود انسان کو مفتوح ہونا پڑتا ہے۔ کہتے ہیں ؎

عشق اوّل در دلِ معشوق پیدا می شود

عشق پہلے معشوق کے دل میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ اگر شمع روشن نہ ہو تو پروانہ نہیں جلا کرتا۔ اس لئے آپ کو ان کی محبت میں پہلے خود مفتوح ہونا پڑے گا، ان سے ایسا عشق اور پیار کا معاملہ کرنا پڑے گا کہ بالآخر اُن کے لئے چارہ نہ رہے آپ پر عاشق ہوئے بغیر یہ ہے

دینی اور روحانی فتح کا منظر

جو ہمیں قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ اور جو ہمیں احادیث نبویہ اور سنّتِ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ میری اور تمہاری مثال تو ایسے ہے جیسے تم دیوانہ وار ایک آگ کے گڑھے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہو اور میں تمہارے عشق اور محبت میں والہانہ تمہیں بچانے کے لئے تمہارے پیچھے دوڑتا ہوں۔ کبھی کمر پر ہاتھ ڈالتا ہوں کبھی کندھے سے پکڑتا ہوں اور میری کوشش زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ کسی طرح میں تمہیں ہلاکت سے بچاؤں۔

پس حقیقت میں جب ہم فتح کی باتیں کرتے ہیں تو ہرگز دنیاوی اصطلاح کی فتح نہیں۔ نہ ہمارا وہ مقصود ہے نہ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی ہے۔ فتح سے مراد وہ روحانی فتح ہے جس کے نتیجہ میں جن پر ہم فتحیاب ہوتے ہیں وہ نجات پا جاتے ہیں، جن پر ہم غالب آتے ہیں اُن کی محبت میں مغلوب ہو کر غالب آتے ہیں۔ اس کے بغیر غالب نہیں آتے۔ پس اس پہلو سے اسلام کا یہ جہاد

ایک انتہائی عظیم الشان انسانی جہاد ہے

اور انسانیت کی فتح کا بلند ترین جہاد ہے۔

اٹھارہ سو کے لگ بھگ خدام یہاں موجود ہیں۔ جن میں سے غالباً دو سو کے قریب یا ایک سو پچھتر کے قریب باہر کے ملکوں کے ہوں گے۔ او باقی سب جرمنی کے ہیں۔ حالانکہ جرمنی کے سب خدام یہاں حاضر نہیں ہو سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تعداد دو ہزار سے یقیناً زائد ہو چکی ہے۔ اور دو ہزار کی تعداد تو ایک بہت عظیم تعداد ہے۔ اور ہے جو خالصتاً جوانوں پر مبنی ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں بوڑھوں اور جوانوں کی وہ نسبت نہیں ہے جو جرمنی میں ہے۔ یہاں نوجوانوں کی تعداد خاندانوں کی نسبت کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔ اس لئے دو طرح سے یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے

اسلام اور احمدیت کی ترقی کے نمایاں امکانات

ہیں۔

اوّل نوجوان میں ہمت ہوتی ہے کام کی اور خدمت کا جذبہ بھی ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مٹا دینے کی طاقت بھی پاتا ہے جبکہ بوڑھوں میں خواہ اخلاص کا معیار بلند بھی ہو تو وہ اس طرح انجام سے بے خبر ہو کر، بے پرواہ ہو کر اپنی ذات کو کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر جھونکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے دنیا میں جتنی بڑی بڑی جنگیں ہوتی ہیں سب سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں نے ہمیشہ آپ کو ملک کی خاطر پیش کیا اور سب سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں پیش کیں۔ کچھ تو اس لحاظ سے بھی طبعی بات ہے کہ جوان ہی ایسے موقعوں پر آگے آیا کرتے ہیں۔ مگر کچھ اس لحاظ سے بھی کہ جوانوں اور بڑی عمر کے سپاہیوں اور فوجیوں کا اگر آپس میں موازنہ کر کے دیکھا جائے تو نوجوانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانی قربانی اور بعض صورتوں میں مالی قربانی کی زیادہ استطاعت ہوتی ہے۔ پس اس پہلو سے جرمنی کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے کہ یہاں احمدیوں کی زیادہ تر تعداد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔

ایک اور پہلو ہے وہ یہ کہ یہاں کی جو قوم ہے ......

جرمن قوم

وہ یورپ کی باقی قوموں کی نسبت زیادہ سعید فطرت اور سعادت مند ہے۔ جرمن قوم کے متعلق ایک وہ تصور تھا جو ہم نے دور سے سنا تھا، یا دوسرے یورپینز کے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں ہم تک پہنچا۔ اور وہ یہ تھا کہ یہ نہایت کرخت قوم ہے اور انسانی قدروں سے تقریباً عاری ہے اور بہت ہی سخت مزاج اور غیروں کو نہ قبول کرنے والی، دھتکارنے والی۔ لیکن ایک وہ جرمن قوم ہے، جو قریب آنے سے ہم پر ظاہر ہوئی۔ اور اس پہلو سے اُس تصور سے بالکل مختلف تصور اُبھرتا ہے جو غیروں نے پراپیگنڈا کے طور پر جرمن قوم کا باہر کے ملکوں میں باندھا تھا۔ ایک انتہائی سعید فطرت اور ذمہ دار قوم ہے جو سنجیدہ مزاج رکھتی ہے اور جس کام کو صحیح سمجھے اس کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جہاں تک غیروں کو قبول کرنے یا دھتکارنے کا تعلق ہے، باوجود اس کے کہ یورپ بعض اور ممالک کی اقتصادی حالت مثلاً سویڈن کی اقتصادی حالت، جرمنی کی اقتصادی حالت سے بہت بہتر ہے۔ اور ملک کی وسعت کے لحاظ سے اُن کی آبادی بھی بہت کم ہے۔ اس کے مقابل پر جرمن قوم اقتصادی لحاظ سے اگرچہ بہت مضبوط ہے لیکن سویڈن کے مقابل پر نہیں۔ اور ملک کی وسعت کے لحاظ سے اس قوم کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور CONGESTION یعنی ضرورت سے زیادہ آدمیوں کا تھوڑے رقبے میں اکٹھے ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود جرمن قوم نے جس فراغدلی کے ساتھ، جس وسعتِ قلبی کے ساتھ باہر کے مظلوم انسانوں کے لئے اپنے ملک کے دروازے کھولے ہیں، یورپ کی کوئی دوسری قوم اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتی اس لحاظ سے۔ اس لئے اس قوم کو تنگ دل کہنا یا غیروں کے اوپر سخت کہنا بالکل ایک ناجائز ظالمانہ حملہ ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔

تیسرا یہ میں نے غور سے دیکھا ہے بڑے لمبے تجربے کے بعد میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جرمن قوم میں

اسلام قبول کرنے کی صلاحیت

یورپ کی سب دوسری قوموں سے زیادہ ہیں۔ چونکہ ظاہری کرختگی کے باوجود اُن کے اندر فطرتاً سچائی کی محبت موجود ہے اور سعادت پائی جاتی ہے اور بناوٹی دکھاوے کے طور پر نہ ان کو باتیں کرنی آتی ہیں نہ ان کا مزاج ان کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے مقابل پر ساؤتھ آف یورپ میں آپ چلے جائیں وہاں آپ کو بہت ہی خوش مزاج لوگ ملیں گے جو جگہ جگہ بات بات پر بچھے جائیں گے آپ کے سامنے۔ لیکن اس سے آگے نہیں۔ جب آپ اُن کو کوئی سنجیدہ پیغام دینے کی کوشش کریں گے، جب آپ ان کو کسی اعلیٰ مقصد کی طرف بلائیں گے تو السلام علیکم کہہ کر الگ ہو جائیں گے۔ ان کی خوش دلی خوش مزاجی کی تہذیب نسبتاً ایک سطحی حیثیت رکھتی ہے۔ جبکہ جرمن قوم میں یہ خوبی موجود ہے کہ ابتداءً سخت نظر آتے ہیں لیکن ذرہ سا آپ ان کے وجود میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو اندر سے آپ اُن کو نہایت اعلیٰ انسانی قدروں سے مزین پائیں گے۔ پس فطرتاً یہ اسلام کے قریب ہیں۔ اور یہ جو میرا تجزیہ ہے یہ ایک فرضی بات نہیں

حقائق پر مبنی تجزیہ

ہے۔ اور کچھ عرصہ پہلے مجھے یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جنگِ عظیم سے پہلے جب پہلا احمدیہ مشن جرمنی میں بنانے کا فیصلہ کیا تو اُس وقت آپؓ کا بھی یہی جرمن قوم کے متعلق نظریہ تھا۔ اور آپؓ نے اس کا اظہار کیا اپنے خطبہ میں کہ میں جرمنی پہلے اس لئے چُن رہا ہوں کہ میرے نزدیک جرمنی کے مستقبل سے اسلام کا مستقبل بہت حد تک وابستہ ہے۔ اور اس قوم میں ایسی بنیادی خوبیاں پائی جاتی ہیں کہ اگر ہم اس کو اسلام کے لئے جیت لیں تو ساری دنیا اسلام کے لئے فتح کرنا آسان ہو جائے گی۔ اس پہلو سے

ہماری ذمہ داریاں

بہت بڑھ جاتی ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ کچھ ہیں باقی ملکوں کی نسبت اس ملک میں خدمت کے لئے بہت زیادہ آسانیاں میسر آتی ہیں۔ لیکن ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے دو ایسے پہلو ہیں جن کی طرف میں خصوصیت سے آج آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

پہلی بات یہ کہ دعوت الی اللہ کے متعلق میں بارہا خطبات میں اعلان کر چکا ہوں اور بیان کر چکا ہوں اور اس کی اہمیت بیان کر چکا ہوں، ہر رنگ میں میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ

جب تک ہر احمدی نوجوان مبلغ نہیں بن جاتا

اس وقت تک اسلام کی فتح کی باتیں کرنے کا ہمیں حق ہی کوئی نہیں۔ ہر احمدی جوان ہی کو نہیں ہر احمدی بوڑھے کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ ہر احمدی عورت کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ ہر احمدی بچے کو بھی مبلغ بننا پڑے۔ کیونکہ دنیا کے پھیلنے کی رفتار آج اسلام کے پھیلنے کی رفتار سے بہت زیادہ تیز ہے۔ اور اگر ہمارے مجاہدین جو تبلیغ کے میدانِ عمل میں کود چکے ہیں۔ اگر صرف اُن پر ہی انحصار کیا جائے تو ہمیں ہزارہا سال چاہئیں دنیا کو فتح کرنے کے لئے۔ بشرطیکہ دنیا کی آبادی آگے بڑھنا بند کر دے۔ اور اگر دنیا اسی رفتار سے آگے بھاگتی چلی جائے تو پھر تو غالب کے اس مصرع کے مصداق قصہ ہوگا کہ میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے۔ وہ کہتا ہے ؎

ہر قدم دوریٔ منزل ہے نمایاں مجھ سے
میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

ہر قدم پر میری منزل کی دوری کا احساس پہلے سے آگے زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کیونکہ بیابان میری ہی رفتار سے آگے بھاگ رہا ہے۔

پس

اے دنیا کے بیابانوں کو چمنستانوں میں تبدیل کرنے کے دعویدارو!

کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ یہ دنیا کے بیابان تو تمہاری رفتار سے بھی بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور مقابلتاً تمہارے قدم پیچھے رہتے چلے جا رہے ہیں اس لئے اگر تم اپنے اس دعوے میں سنجیدہ ہو کہ ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے لئے جو سچا دین ہے اور ایک ہی تنہا سچا دین ہے آج دنیا میں اس کے لئے فتح کرو گے۔ اور تمام انسانیت کو اسلام کے امن بخش سائے میں لے آؤ گے تو پھر سنجیدگی سے غور کرو کہ اس دعوے کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے تم اپنے اندر کیا تبدیلی پیدا کر رہے ہو؟ اور کس سنجیدگی کے ساتھ اس دعوے کی پیروی میں قدم آگے بڑھا رہے ہو؟

میں جب جائزہ لیتا ہوں تو مجھے یہ نظر آتا ہے کہ ہمارے اکثر احمدی نوجوان ابھی تک اپنی زندگی کا اکثر حصہ بیکار صرف کر رہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا کلام آپ کے سامنے پڑھا گیا تھا، ابھی تک اُن کے ارادے چھوٹے ہیں۔ ابھی تک اُن کی نگاہیں نیچی ہیں۔ ابھی تک اُن کے مقصود بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔ دنیا کی چند نوکریاں دنیا کی چند لذتیں بہت زیادہ نمایاں طور پر ہی اُن کے سامنے ہیں اس وقت۔ حالانکہ

انسان کے لئے اپنے مقصد کو بلند تر کرنا کوئی مشکل نہیں

بلند تر مقصد کی پیروی تو ضرور مشکل ہے۔ لیکن مقصد کا بلند کرنا تو کچھ مشکل نہیں۔ پہلے اپنے

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو!"
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱/۲۲ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

کی تین لڑکیوں نے تاریخ پارے پیش کئے۔ بعدہٗ محترمہ مبارکہ عزیز صاحبہ نے نعتِ رسولؐ پڑھی۔ عزیزہ کوثر صدیقہ اور ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد کی بچیوں نے حضور اکرم صلعم کے اُسوۂ حسنہ کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ، مکرمہ فوزیہ ظفر صاحبہ، مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اس دوران مکرمہ عارفہ بیگم صاحبہ، عزیزہ رفیعہ سلطانہ، عزیزہ مبارکہ بشریٰ نے نعت و سلام پڑھیں۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

❁ — مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ بھدرک رقمطراز ہیں کہ جماعت احمدیہ ہلدی پدا سنگار پور کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۱/۱۱/۸۶ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم شیخ قاسم صاحب صدر جماعت ہلدی پدا کی تلاوت۔ مکرم بابر خان صاحب سورو کی نظم کے بعد خاکسار، مکرم شیخ قاسم صاحب مکرم شیخ جابر حسین صاحب سورو۔ مکرم خالد حسین صاحب سورو۔ مکرم شیخ معراج صاحب ہلدی پدا۔ مکرم بابر خان صاحب سورو۔ مکرم انوار احمد خان صاحب بھدرک، مکرم حکیم رحمت اللہ صاحب معلم وقفِ جدید ہلدی پدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

۹-افراد کا قبولِ احمدیت { یہاں سے فارغ ہو کر

مکرم انوار احمد خان صاحب اور خاکسار بالیسور گئے۔ خدا کے فضل سے یہاں ایک بیعت ہوئی۔ واپسی پر بھدرک میں بھی ۸-افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ۔

❁ — مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۱۶/۱۱/۸۶ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا آغاز مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی تلاوت سے ہوا۔ ابعدہٗ عہد نامہ دہرایا گیا۔ مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرمہ روبینہ رشا ہین صاحبہ، مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ، محترمہ نصرت بیگم صاحبہ۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ قدسیہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے [illegible] عناوین پر تقاریر کیں۔ اور مضامین پڑھے۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

❁ — مکرمہ شاہدہ نیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۱۲/۱۱/۸۶ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ مکرمہ وسیم النساء صاحبہ نے تلاوت کی۔ خاکسار نے حدیث پڑھی۔ مکرمہ یاسمین طارق صاحبہ نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ خاکسار نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ نسرتیا [illegible] صاحبہ۔ مکرمہ یاسمین طارق صاحبہ۔ مکرمہ یاسمین سمیع اللہ صاحبہ۔ مکرمہ تسنیم بیگم صاحبہ۔ مکرمہ فضل بیگم صاحبہ۔ عزیزہ مریم صدیقہ نے آنحضرت صلعم کی سیرت پر تقاریر کیں۔ اس دوران مکرمہ نسیمہ سلطانہ، مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اور ناصرات کی بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت اہم اور ضروری پیغام بھارت کے احمدیوں کے نام پڑھ کر سنایا۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

❁ — مکرم مقصود احمد صاحب شرقی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۸۶ء بروز اتوار ایک تبلیغی پروگرام مرتب کیا گیا جس کے مطابق سکندرآباد اور ملک پیٹ مجالس کے آٹھ (۸) خدام رات کو ریلوے سٹیشن پہنچے اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بعدہٗ ملک پیٹ پہنچے جہاں پر غیر احمدیوں کے جلسہ میں تقریباً دو ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور اس کے علاوہ مختلف افراد کو تبلیغ کی گئی۔ اور پیغامِ حق پہنچایا۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273983
CALCUTTA - 700073.

الخیر کلّہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700073.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونے کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹)

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE 76360
74350
آٹو ونگس

A... Receipt No ... Library
Date
Qadian E-3316

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِیْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران، جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE-560002.
PHONE No. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

امپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 505558
BANGALORE - 2.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders
WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳)

فون نمبر: 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس
سپلائرز۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہمارا یہ اُصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔"
(سراج منیر صفحہ ۲۸)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیتر ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۶ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی ۳